تیسرادن

آیات:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قریب قریب آکر درس کی تعظیم کی نیّت سے ہوسکے تو دوزانو بیٹھ جایئے اگر تھک جائیں تو جسطرح آپ کو آسانی ہو اُسی طرح بیٹھ کر نگاھیں نیچی کیے توجُّہ کے ساتھ فیضانِ سُنّت کا دَرس سنئے کہ لاپرواھی کے ساتھ اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے، زمین پر اُنگلی سے کھیلتے ہوئے، لباس بدن یا بالوں وغیرہ کو سَہلاتے ہوئے سُننے سے اسکی بَرَکتیں زائل ہونیکا اندیشہ ہے۔

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰۤى اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ﴿۵۱﴾ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴿۵۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور جب ہم نے موسیٰ سے چالیس رات کا وعدہ فرمایا پھر اس کے پیچھے تم نے بچھڑے کی پوجا شروع کردی اور تم ظالم تھے۔ پھر اس کے بعد ہم نے تمہیں معافی دی کہ کہیں تم احسان مانو

ترجمۂ کنزالعرفان: اور یاد کرو جب ہم نے موسیٰ سے چالیس راتوں کا وعدہ فرمایا پھر اس کے پیچھے تم نے بچھڑے کی پوجا شروع کردی اور تم واقعی ظالم تھے۔ پھر اس کے بعد ہم نے تمہیں معافی عطا فرمائی تاکہ تم شکر ادا کرو۔

{ وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰۤى اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً: اور جب ہم نے موسیٰ سے چالیس راتوں کا وعدہ فرمایا۔} اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں بنی اسرائیل پر کی گئی جو نعمت بیان ہوئی ‘اس کا خلاصہ یہ ہے کہ فرعون اور فرعونیوں کی ہلاکت کے بعد جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بنی اسرائیل کو لے کر مصر کی طرف لوٹے تو ان کی درخواست پر اللّٰہ تعالیٰ نے تورات عطا فرمانے کا وعدہ فرمایا اور اس کیلئے تیس دن اور پھر دس دن کا اضافہ کرکے چالیس دن کی مدت مقرر ہوئی جیسا کہ سورۂ اعراف آیت 142 میں ہے۔ ان چالیس دنوں میں ذوالقعدہ کا پورا مہینہ اور دس دن ذوالحجہ کے شامل تھے۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی قوم پر حضرت ہارون عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنا نائب بنا کر تورات حاصل کرنے کوہ طور پر تشریف لے گئے‘ چالیس دن رات وہاں ٹھہرے اور اس عرصہ میں کسی سے بات چیت نہ کی۔ اللّٰہ تعالیٰ نے تختیوں پر تحریری صورت میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو تورات عطا فرمائی۔

دوسری طرف سامری نے جواہرات سے مزین سونے کا ایک بچھڑا بنا کر قوم سے کہا کہ یہ تمہارا معبود ہے۔ وہ لوگ ایک مہینے تک حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا انتظار کرنے کے بعد سامری کے بہکانے سے بچھڑے کی پوجا کرنے لگے ‘ان پوجا کرنے والوں میں تمام بنی اسرائیل شامل تھے‘ صرف

حضرت ہارون عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور آپ کے بارہ ہزار ساتھی اِس شرک سے دور و نفور رہے۔ جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام واپس تشریف لائے تو قوم کی حالت دیکھ کر انہیں تنبیہ کی اور انہیں ان کے گناہ کا کفارہ بتایا' چنانچہ جب انہوں نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق توبہ کی تو اللّٰہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا۔ ان مُرتَد ہونے والوں کی توبہ کا بیان آیت نمبر 53 کے بعد آرہا ہے۔

وَاِذْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ۝

ترجمۂ کنزالایمان: اور جب ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی اور حق و باطل میں تمیز کر دینا کہ کہیں تم راہ پر آؤ

ترجمۂ کنزالعرفان: اور یاد کرو جب ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی اور حق و باطل میں فرق کرنا تاکہ تم ہدایت پا جاؤ۔

}اَلْفُرْقَانَ: فرق کرنا۔{ فرقان کے کئی معانی کئے گئے ہیں: (۱) فرقان سے مراد بھی تورات ہی ہے۔ (۲) کفر و ایمان میں فرق کرنے والے معجزات جیسے عصا اور یدِ بیضاء وغیرہ۔ (۳) حلال و حرام میں فرق کرنے والی شریعت مراد ہے۔ (مدارک، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۵۳، ص۵۲)

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْۤا اِلٰى بَارِىٕكُمْ فَاقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِىٕكُمْؕ فَتَابَ عَلَیْكُمْؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ۝

ترجمۂ کنزالایمان: اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم تم نے بچھڑا بنا کر اپنی جانوں پر ظلم کیا تو اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع لاؤ تو آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرو یہ تمہارے پیدا کرنے

والے کے نزدیک تمہارے لئے بہتر ہے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی بیشک وہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم تم نے بچھڑے (کو معبود) بناکر اپنی جانوں پر ظلم کیا لہٰذا (اب) اپنے پیدا کرنے والے کی بارگاہ میں توبہ کرو (یوں) کہ تم اپنے لوگوں کو قتل کرو۔ یہ تمہارے پیدا کرنے والے کے نزدیک تمہارے لیے بہتر ہے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی بیشک وہی بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

{ فَاقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ : کہ تم اپنے لوگوں کو قتل کرو۔} بنی اسرائیل کو بچھڑا پوجنے کے گناہ سے یوں معافی ملی کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے قوم سے فرمایا: تمہاری توبہ کی صورت یہ ہے کہ جنہوں نے بچھڑے کی پوجا نہیں کی ہے وہ پوجا کرنے والوں کو قتل کریں اور مجرم راضی خوشی سکون کے ساتھ قتل ہو جائیں۔ وہ لوگ اس پر راضی ہوگئے اور صبح سے شام تک ستر ہزار قتل ہوگئے، تب حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے گڑگڑاتے ہوئے بارگاہِ حق میں ان کی معافی کی التجاء کی۔ اس پر وحی آئی کہ جو قتل ہو چکے وہ شہید ہوئے اور باقی بخش دیئے گئے، قاتل و مقتول سب جنتی ہیں۔ (تفسیر عزیزی (مترجم)، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۵۴، ۱/۴۳۹-۴۴۲، ملخصاً)

مرتد کی سزا قتل کیوں ہے؟

اس آیت سے معلوم ہوا کہ شرک کرنے سے مسلمان مرتد ہو جاتا ہے اور مرتد کی سزا قتل ہے کیونکہ یہ اللّٰہ تعالیٰ سے بغاوت کر رہا ہے اور جو اللّٰہ تعالیٰ کا باغی ہو اسے قتل کر دینا ہی حکمت اور مصلحت کے عین مطابق ہے۔ دنیا کے تقریباً تمام ممالک میں یہ قانون نافذ ہے کہ جو اس ملک کے بادشاہ سے بغاوت کرے اسے قتل کر دیا جائے۔ اس قانون کو انسانیت کے تمام علمبردار تسلیم کرتے ہیں اور اس کے خلاف کسی

طرح کی کوئی آواز بلند نہیں کرتے 'جب دنیوی بادشاہ کے باغی کو قتل کر دینا انسانیت پر ظلم نہیں تو جو سب بادشاہوں کے بادشاہ اللہ تعالیٰ کا باغی ہو جائے اسے قتل کر دیا جانا کس طرح ظلم ہو سکتا ہے۔

بنی اسرائیل پر اللہ تعالیٰ کا فضل :

بچھڑا بنا کر پوجنے میں بنی اسرائیل کے کئی جرم تھے :

... (1) مجسمہ سازی جو حرام ہے۔

...(2) حضرت ہارون عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی نافرمانی۔

...(3) بچھڑے کی پوجا کر کے مشرک ہو جانا۔

یہ ظلم آلِ فرعون کے مظالم سے بھی زیادہ شدید ہیں کیونکہ یہ افعال ان سے بعدِ ایمان سرزد ہوئے 'اس وجہ سے وہ مستحق تو اس کے تھے کہ عذاب الٰہی انہیں مہلت نہ دے اور فی الفور ہلاک کر کے کفر پر ان کا خاتمہ کر دے لیکن حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے طفیل انہیں توبہ کا موقع دیا گیا' یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے اور یہ قتل ان کے لیے کفارہ تھا۔

نیکی کی دعوت

کیا صَحابہ ہنستے تھے؟

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے صَحابہ ہنستے تھے؟ فرمایا: ہاں اور اُن کے دلوں میں ایمان پہاڑ سے مضبوط تھا۔ (شرحُ السّنۃ للبغوی ج۶ ص۳۷۵)
مُفَسّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان اِس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں:

شاید سائل (یعنی پوچھنے والے) نے وہ حدیث سنی ہوگی، "زیادہ ہنسنا دل مُردہ کرتا ہے" تواُس نے سوچا ہوگا کہ حَضراتِ صَحابہ (علیہم الرضوان) کبھی نہ ہنستے ہوں گے (کیوں کہ) وہ حَضرات (تو) زندہ دل تھے پھر انہیں ہنسی سے کیا تعلّق! (سیِّدُنا ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے "ہاں" میں) جواب (دینے) کا مقصد یہ ہے کہ ہنسنا حرام نہیں حلال ہے، وہ حَضرات (یعنی صحابۂ کرام علیہم الرضوان) وہ ہنسی نہ ہنستے تھے جو دل مُردہ کردے یعنی ہر وَقت ہنستے رہنا بلکہ وہ ہنسی ہنستے تھے جو دل کو شُگفتہ (یعنی تَر و تازہ) رکھے اور سامنے والے کو بھی شُگفتہ (یعنی تَر و تازہ) بنادے۔ (مراٰۃ ج۶ ص۴۰۴)

کسی کو ہنستا دیکھ کر پڑھنے کی دُعا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کسی کو ہنستا دیکھیں تو "بخاری شریف" میں وارِد یہ دعا پڑھ لینی چاہئے:
اَضۡحَکَ اللّٰہُ سِنَّکَ (یعنی اللہ عزوجل تجھے ہنستا رکھے) (صَحیح بُخاری ج۴ ص۱۲۳ حدیث۶۰۸۵)

مُبلِّغ اعلان کے ذَرِیعے مسجِد میں ہنسنے کی مُمانَعت کرے

مسجِد میں موقع کی مناسَبَت سے مُسکرانے کی تو اجازت ہے مگر ہنسنے یا قَہقَہہ لگانے کی اجازت نہیں۔ لہٰذا

مسجِد میں دورانِ بیان کوئی ایسی بات آنے لگے جس میں حاضِرین کے ہنسنے کا امکان ہو تو مبلِّغ کو چاہئے کہ وہ اِس طرح اعلان کرے:

توجُّہ فرمایئے! ابھی ہم مسجِد میں ہیں اور مسجِد میں ضرورتاً صِرف مسکراہٹ کی اجازت ہے یعنی فَقَط ایسی ہنسی جس کی خود کو بھی آواز نہ آئے،آواز سے ہر گز نہ ہنسئے۔فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم ہے: ''مسجِد میں ہنسنا قبر میں اندھیرا لاتا ہے۔'' (اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص۳۲۲حدیث ۵۲۳۱)

نَماز میں ہنسنے کے اَحکام

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 496 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''نَماز کے اَحکام'' صَفحَہ 30 پر ہے: (1) رُکوع و سُجُود والی نَماز میں بالغ نے قَہقَہہ لگا دیا یعنی اِتنی آواز سے ہنسا کہ آس پاس والوں نے سنا تو وُضو بھی گیا اور نَماز بھی گئی،اگر اتنی آواز سے ہنسا کہ صِرف خود سنا تو نَماز گئی وُضو باقی ہے،مُسکرانے سے نہ نَماز جائے گی نہ وُضو۔(مراقی الفلاح ص۹۱) مُسکرانے میں آواز بالکل نہیں ہوتی صرف دانت ظاہِر ہوتے ہیں (2) بالغ نے نَمازِ جنازہ میں قَہقَہہ لگایا تو نَماز ٹوٹ گئی وُضو باقی ہے۔(اَیضًا) (3) نَماز کے علاوہ قَہقَہہ لگانے سے وُضو نہیں جاتا مگر دو بارہ کر لینا مُستحب ہے۔(اَیضًا ص۸۴) ہمارے میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے کبھی بھی قَہقَہہ نہیں لگایا لہٰذا ہمیں بھی کوشِش کرنی چاہئے کہ یہ (قہقہہ نہ لگانے کی) سنّت بھی زِندہ ہو اور ہم زور زور سے نہ ہنسیں۔

مسلمان بھائی کے لیے مسکرانا صَدَقہ ہے

حضرتِ سیِّدُنا ابو ذَر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،نور کے پیکر،تمام نبیوں کے سرور،دو جہاں کے تاجور،سلطانِ بَحرو بَر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ روح پرور ہے: تمہارا اپنے بھائی کے لئے مسکرانا بھی ''صَدَقہ'' ہے،نیکی کا حکم دینا بھی ''صَدَقہ'' ہے،بُرائی سے منع کرنا بھی ''صَدَقہ'' ہے،بھٹکے ہوئے کی راہنمائی کرنا بھی ''صَدَقہ'' ہے،کمزور نگاہ والے کی مدد کرنا بھی ''صَدَقہ'' ہے،راستے سے پتّھر،کانٹا اور

ہڈّی کا ہٹادینا بھی ''صَدَقہ'' ہے،اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا بھی ''صَدَقہ'' ہے۔(ترمِذی ج ۳ ص ۳۸۴ حدیث ۱۹۶۳) نیز ایک روایت میں فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم ہے: ہر قَرض صَدَقہ ہے۔(شُعَبُ الْاِیمان ج ۳ ص ۲۸۴ حدیث ۳۵۶۳)

مالی صدقے کی تعریف

عُموماً جب لفظ'' صدقہ'' بولا جاتا ہے تو ذہن ''خیرات'' کی طرف جاتا ہے۔بے شک خیرات کو بھی صدقہ بولتے ہیں،آیئے ! لگے ہاتھوں'' مالی صَدَقے'' کی تعریف معلوم کرتے ہیں۔چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 415 صَفحات پر مشتمل کتاب،''ضِیائے صَدَقات'' صَفحَہ 32تا 33پر ہے:لُغَت میں صَدَقہ سے مُراد

عَطِیَّۃٌ یُّرَادُبِھَا الْمَثُوْبَۃُ لَاالْمَکْرَمَۃُ (المنجد)

یعنی،''صَدَقہ ''وہ عَطِیَّہ (GIFT) ہے جس کے ذَرِیعے اپنی عزّت بڑھانے کے بجائے ثواب کا ارادہ کیا جائے۔(مطلب یہ ہے کہ وہ عَطِیَّہ (عَ۔طی۔یَہ۔یعنی انعام)صَدَقہ کہلاتا ہے،جس کے دینے کا مقصد اپنی عزّت بڑھانا اور واہ واہ چاہنا نہ ہوصِرف ثواب کی نیّت سے دیا گیا ہو)علامہ سیِّد شریف جُرجانی حنفی علیہ رحمۃاللہ القوی نے صَدَقہ کی تعریف ان الفاظ میں بیان کی: ھِيَ الْعَطِيَّةُ تَبْتَغِيْ بِهَا الْمَثُوْبَةَ مِنَ اللهِ تَعَالٰى۔ یعنی،صَدَقہ وہ عَطِیَّہ (GIFT) ہے جو اللہ عزوجل کی بارگاہ سے ثواب کی اُمّید پر دیا جائے۔(کتابُ التَّعریفات ص۹۵)

صدقے اِس انعام کے قربان اِس اکرام کے ہو رہی ہے دونوں عالم میں تمہاری واہ واہ

شَرح کلامِ رضاؔ: میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اِس نعتیہ شعر میں فرماتے ہیں: سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم ! ربِّ باری عزوجل کے اِس انعام و اکرام پر میں واری جاؤں کہ اُس نے آپ کو

تمام مخلوقات میں سب سے بُلند شان کا مالِک کیا ہے اور یہ اُسی کا کرم ہے کہ دونوں جہانوں میں آپ کی عظمتوں اور رِفعتوں کے ڈنکے بج رہے ہیں۔

سب سے اَولیٰ واعلیٰ ہمارا نبی　　　سب سے بالا و والا ہمارا نبی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اندرونی اَمراض ایکدم غائب ہوگئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نَمازوں اور سنّتوں پر عمل کی عادت ڈالنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، نیک بننے کے نُسخے پر مبنی مَدَنی اِنعامات کے مطابِق زندگی کے شب و روز گزار کر اپنے آپ کو سنّتوں کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشِش کرتے رہئے، سنّتوں کی تربیّت کیلئے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے۔آپ کی ترغیب و تحریص کیلئے مَدَنی قافلے میں سفر کی بَرَکت سے ایک اندرونی امراض سے دو چار مریض کی شفا یابی کی ایک مَدَنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں چُنانچِہ ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے کہ میں ایک عرصے سے بعض اندرونی امراض کا شکار تھا۔مَرَض کی شدّت کا یہ عالم تھا کہ جب بھی سوتا آزمائش ہو جاتی۔علاج پر کثیر رقم خرچ کرنے کے باوجود اِفاقہ نہ ہوا، میں اس مَرَض سے تنگ آچکا تھا۔ میں نے جب سنا کہ مَدَنی قافلوں میں دعائیں قبول ہوتی ہیں تو ہمّت کرکے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلے کا مسافِر بن گیا۔الحمدللہ عزوجل مَدَنی قافلے میں سفر کے دَوران میں نے دُعا کی اور اس کی بَرَکت سے میرا مرض ایسا خَتْم ہوا کہ گویا کبھی تھا ہی نہیں!

قلب پر زنگ ہو، قافِلے میں چلو، نفس سے جنگ ہو، قافِلے میں چلو
پاؤں میں لنگ ہو، قافِلے میں چلو، درد سے تنگ ہو، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دُعا کی قَبولیت میں تاخیر سے نہ گھبرائیے

مَدَنی قافلے میں سنّتوں بھرا سفر شِفا کا سبب بن گیا اور کیوں نہ بنتا کہ دورانِ سفر اور وہ بھی عاشِقانِ رسول کے قُرب میں دعائیں جو مانگی تھیں۔ اللہ عزوجل کے نیک بندوں کے قُرب میں مانگی جانے والی دُعا رد نہیں کی جاتی۔ اگر کبھی قَبولیّتِ دعا میں تاخیر ہو تو گھبرانا اور جلدی مچانا نہ چاہئے۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 318 صَفحات پر مشتمل کتاب، " فضائلِ دُعا" صَفحَہ 97 پر ہے: دُعا کے قَبول میں جلدی نہ کرے حدیثِ شریف میں ہے کہ خدائے تعالیٰ تین آدمیوں کی دعا قَبول نہیں کرتا۔ ایک وہ کہ گناہ کی دُعا مانگے، دوسرا وہ کہ ایسی بات چاہے کہ قَطعِ رِحم (یعنی رشتہ کاٹنا) ہو، تیسرا وہ کہ قَبول میں جلدی کرے، کہ میں نے دعا مانگی اب تک قَبول نہ ہوئی۔ ایسا شخص گھبرا کر دُعا چھوڑ دیتا ہے اور مطلب سے محروم رہتا ہے۔

دُعا کی قبولیت کا نُسخہ

کسی مریض کو شِفا نہ ہوتی ہو تو پہلے کچھ خیرات کر دیجئے پھر غیر مکروہ وَقت میں دو رَکعت نَفل ادا کرکے گڑگڑا کر دُعا مانگئے ان شاء اللہ عزوجل دُعا قَبول ہو گی۔ " فضائلِ دُعا" صَفحَہ 59 تا 60 پر ہے: (قبولیّتِ دُعا کے آداب میں سے) : ادب ۵: دُعا سے پہلے کوئی عملِ صالح (یعنی نیک عمل) کرے کہ خدائے کریم کی رَحمت اس (دعا کرنے والے) کی طرف مُتَوَجِّہ ہو۔ صَدَقہ، خُصُوصًا پوشیدہ، اس اَمر میں اثرِ تمام رکھتا ہے (یعنی بالخصوص چُھپا کر خیرات کرنا دُعا کی قَبولیّت میں بہت مُؤَثِّر ہے) (پارہ 28 سورۃ المجادلہ آیت نمبر 12 میں ہے:) فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: اپنی عرض سے پہلے کچھ صَدَقہ دے لو۔

(دعا سے قبل صَدَقہ دیناواجِب نہیں مُستحب ہے) صَفحہ 61 پر ہے: ادب ۹: وقتِ کراہت نہ ہو تو دو رَکعت نَماز خلوصِ قلب سے پڑھے کہ جالبِ رحمت (یعنی رحمت کا سبب) ہے اور رحمت، موجِبِ نعمت۔ (12 وقتوں میں نوافل پڑھنا منع ہے ان 12 اوقات کی تفصیل مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب، فضائلِ دعا صَفحہ 61 تا 62 پر حاشیے میں دیکھ لیجئے)

ناکارہ گُردوں کا علاج ہوگیا

بابُ المدینہ کراچی کی ایک "شخصیت" کو یَرقان (پیلیا) ہو گیا، پیٹ میں پانی بھر گیا، گُردے بھی فیل ہو گئے، اور بے ہوشی چھا گئی، بَہُت بڑا آدمی تھا اور ماں باپ کا اِکلوتا (یعنی ایک ہی بیٹا) اور ان کے بڑھاپے کا سہارا بھی یہی تھا، کُہرام مچ گیا 18 ڈاکٹر دیکھ کر چلے گئے، سبھی نے لاعلاج قرار دیا، 19 واں ڈاکٹر آیا، اُس نے اُس کے والدَین کو بتایا کہ طریقۂ علاج میں ایک کمی ہے اور وہ آپ ہی پوری کر سکتے ہیں، مجھے امّید ہے اللہ کی رَحمت ہو جائے گی۔ حسبِ توفیق کچھ صَدَقہ یعنی خیرات کر دیجئے پھر دو رَکعت نفل ادا کرکے گڑ گڑا کر دعا مانگئے۔ خیرات، نوافل اور دعا کی ترکیب شُروع کر دی گئی، والدَین تین دن تک گڑگڑا کر اپنے بیٹے کی صحت کی بارگاہِ الٰہی میں بھیک مانگتے رہے، تیسرے دن **الحمدللہ** عزوجل گُردوں نے کام کرنا شروع کر دیا، یَرقان اور پیٹ کے پانی میں کمی آنی شُروع ہوئی اور ایک ہفتے کے اندر اندر حیرت انگیز طور پر مریض بالکل صِحّت یاب ہو گیا۔

شِفا دے الٰہی شفا دے الٰہی   گنہ کے مرض کو مٹا دے الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

حسد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُود شریف کی فضیلت

دو جہاں کے سلطان، سَروَرِ ذیشان، محبوبِ رَحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مغفِرت نِشان ہے: مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا پُل صِراط پر نور ہے، جو روزِ جُمُعہ مجھ پر اَسّی بار دُرُودِ پاک پڑھے اُس کے اَسّی سال کے گناہ مُعاف ہو جائیں گے۔ (الجامع الصغیر للسیوطی، ص۳۲۰، الحدیث ۵۱۹۱)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِیْب !

صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مصطفٰی صلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم " نیۃ المومن خیر من عملہ۔" مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

دو مدنی پھول:

(۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا

(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زیادہ

بیان سننے، کرنے کی نیتیں

(۱) نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گا(۲) علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا(۳) صلو علی الحبیب 'اذکر واالله 'توبوا الی الله وغیرہ سن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دلجوئی کیلئے بلند آواز سے جواب دوں گا(۴) میں بھی نیت کرتا ہوں کہ الله عزوجل کی رضا پانے اور ثواب کمانے کیلئے بیان کروں گا(۵) دیکھ کر بیان کروں گا(۶) نیکی کا حکم دوں گا اور برائی سے منع کروں گا(۷) نظر کی حفاظت کا ذہن بنانے کی خاطر حتی الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

72 مدنی انعامات کے رسالے کی ترغیب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پندرہویں صدی کی عظیم علمی و روحانی شخصیت شیخ طریقت امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ نے ہمیں اس پُر فتن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مشتمل شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ بنام "مَدَنی انعامات" عطا فرمائے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کی دنیا و آخرت بہتر بنانے کے لئے سوال نامے کی صورت میں اسلامی بھائیوں کے لیے 72 مَدَنی انعامات پیش کئے گئے ہیں۔ایک مسلمان کے لئے مَدَنی انعامات پر عمل کس قدر ضروری ہے اس کا اندازہ آپ کو اسی وقت ہو سکتا ہے جب آپ مَدَنی انعامات کا بغور مُطَالَعَہ فرمائیں گے آپ دیکھیں گے کہ ان مَدَنی انعامات میں فرائض و واجبات اور سُنَن و مُستَحَبات پر عمل کی ترغیب کے ساتھ ساتھ کہیں اخلاقیات کے حُصُول کے مَدَنی پھول خوشبو پھیلا رہے ہیں تو کہیں گناہوں سے بچنے اور آسانی سے نیکیاں کرنے کے طریقے اپنی بَرَکتیں لٹا رہے ہیں۔ترغیب و تحریص کے لیے ان مَدَنی انعامات میں سے ایک کے فضائل پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔اگر مکمل توجہ کیساتھ شرکت رہی تو ان شآء الله عزوجل آپ کا دل مَدَنی انعامات پر عَمَل کرنے لے لئے بے قرارہ وجائے گا۔

شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ مَدَنی انعام نمبر 38 میں فرماتے ہیں َ

کیا آج آپ جھوٹ ،غیبت ،چغلی ،حسد ،تکبر اور وعدہ خلافی سے بچنے میں کامیاب ہوئے؟

خلاصہ بیان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو !آج ہم بیان میں ایک ایسے باطنی مرض کے متعلق سُنیں گے جسے ہر خطا کی جڑ اور بُرائیوں کی ماں کہا جاتا ہے۔جو شیطان کا مضبوط ترین ہتھیار بھی ہے۔جی ہاں یہ مُوذی مرض حسد ہے۔تو سب سے پہلے ہم اس کے تعلق سے ایک شخص کے عبرتناک انجام کی حکایت سنیں گے۔اُس کے بعد اِس کی مذمت پر آیات کریمہ اور چند احادیث مبارکہ بھی بیان کروں گا۔سب سے پہلے یہ گُناہ کس نے کیا ،اس مُوذی مرض کی تعریف ، نقصانات ،اسباب وعلامات اور علاج بتانے کی کوشش کروں گا۔آیئے سب سے پہلے عبرتناک انجام والی حکایت سنتے ہیں۔

شکاری خود شکار ہوگیا

ایک شخص کو کسی بادشاہ کے دربار میں خصوصی رُتبہ حاصِل تھا۔ وہ روزانہ بادشاہ کے رُوبرو کھڑے ہوکر بطورِ نصیحت کہا کرتا تھا : " اِحسان کرنے والے کے اِحسان کا بدلہ دو ، برے شخص سے بُرائی سے پیش نہ آؤ کیونکہ بُرے انسان کے لئے تو خود اُس کی برائی ہی کافی ہے۔" بادشاہ اس کی بہترین نصیحتوں کی وجہ سے اُسے بہت محبوب رکھتا تھا۔بادشاہ کی طرف سے دی جانے والی عزت ومحبت دیکھ کر ایک درباری کو اُس شخص سے حَسَد ہو گیا۔ ایک دن حاسِد درباری اس شخص کی عزّت کے خاتمے کے لئے بادشاہ سے جھوٹ بولتے ہوئے کہنے لگا : یہ شخص آپ کے بارے میں لوگوں سے کہتا پھرتا ہے کہ " بادشاہ کے منہ سے بہُت بدبو آتی ہے۔" بادشاہ نے پوچھا : "تمہارے پاس اِس کا کیا ثبوت ہے؟" اُس نے عَرض کی : " کل اسے اپنے قریب بلا کر دیکھئے ، یہ اپنی ناک پر ہاتھ رکھ لے گا۔" اگلے روز حاسِد ،اُس مقرَّب شخص کو اپنے گھر لے گیا اور اُسے بہت سارا کچّے لہسن والا سالن کھلا دیا۔ یہ مُقرَّب شخص کھانے سے فارِغ ہو کر

حسبِ معمول دربار پہنچا اور بادشاہ کے رُوبَرو نصیحت بیان کی۔ بادشاہ نے اُسے اپنے قریب بلایا' اُس نے اِس خیال سے کہ میرے مُنہ کی لَہسن کی بو بادشاہ تک نہ پہنچے' اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔ بادشاہ کو اِس حَرَکت کے باعِث یقین ہو گیا کہ دوسرا درباری دُرُست کہہ رہا تھا۔ بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے ایک ''عامِل '' (یعنی سرکاری اہل کار) کو خط لکھا: اِس خط کے لانے والے کی فوراً گردن اُڑا دو اور اِس کی لاش میں بُھس بھر کر ہماری طرف روانہ کرو۔

بادشاہ کی یہ عادت تھی کہ جب کسی کو اِنعام واِکرام دینا مقصود ہوتا تو خود اپنے ہاتھ سے خط لکھتا' اِس کے علاوہ کوئی بھی حُکم اپنے ہاتھ سے نہ لکھتا تھا۔ لیکن اِس مرتبہ اُس نے خلافِ معمول اپنے ہاتھ سے سزا کا حکم لکھ دیا۔ جب وہ مُقَرَّب آدمی خط لے کر شاہی مَحَل سے باہَر نکلا تو حاسِد نے اُس سے پوچھا: ''یہ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے؟'' اُس نے جواب دیا: ''بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے فُلاں عامِل کے لئے خط لکھا تھا' یہ وُہی ہے۔'' حاسِد نے خط لکھنے کے سابِقہ طریقے پر قیاس کرتے ہوئے لالچ میں آکر کہا: '' یہ خط مجھے دے دو ۔''مُقَرَّب نے اعلیٰ ظَرفی کا مُظاہَرہ کرتے ہوئے خط اس کے حوالے کر دیا۔ حاسِد فوراً عامِل کے پاس پہنچا اور خط اس کے ہاتھ میں دینے کے بعد اِنعام واِکرام طلب کیا۔ عامِل نے کہا: '' اِس میں تو خط لانے والے کے قتل کرنے کا حکم دَرج ہے۔'' اب تو حاسِد کے اَوسان خطا ہو گئے' بڑی عاجِزی سے بولا: ''یقین کرو کہ یہ خط تو کسی دوسرے شخص کے لئے لکھا گیا تھا' تم بادشاہ سے معلوم کروالو۔'' عامِل نے جواب دیا: '' بادشاہ سلامت کے حکم میں کسی'' اگر مگر'' کی گنجائش نہیں ہوتی۔'' یہ کہہ کر اسے قتل کروا دیا۔

دوسرے دن مُقَرَّب آدمی' حسبِ معمول دربار میں پہنچا اور نصیحت بیان کی۔ بادشاہ نے مُتَعَجِّب ہو کر اپنے خط کے بارے میں پوچھا۔ اُس نے کہا: '' وہ تو مجھ سے فُلاں درباری نے لے لیا تھا۔'' بادشاہ نے کہا: '' وہ تو تمہارے بارے میں بتاتا تھا کہ تم مجھے گندہ دَہَن (یعنی بدبودار منہ والا) کہا کرتے ہو!'' مقرَّب شخص

نے عَرض کی: ”میں نے تو کبھی ایسی کوئی بات نہیں کی۔“ بادشاہ نے منہ پر ہاتھ رکھنے کی وجہ دریافت کی، تواِس نے عَرض کی: ” اس شخص نے مجھے بہت سا کچّا لَہسن کھلادیا تھا، میں نہیں چاہتا تھا کہ اس کی بُو آپ تک پہنچے۔“ بادشاہ سارا معاملہ سمجھ گیا اور اسے تاکید کی: اب تم نصیحت کرتے ہوئے روزانہ یہ بات بھی کہا کرو: انسان کی تباہی کے لئے اس کا بُرا ہونا ہی کافی ہے جیسا کہ اس حاسِد کا حال ہوا۔ (احیاء العلوم، ج۳، ص۲۳۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے حَسَد ولالچ کے مَذْمُوم (یعنی بُرے) جذبے نے دَرباری کو کیسی خطرناک اور شَرمناک سازِش کرنے پر تیار کیا لیکن ”خود آپ اپنے دام میں صیاد آگیا“ کے مِصدَاق وہ اپنے ہی پھیلائے ہوئے جال میں پھنس کر موت کے منہ میں جاپہنچا۔ یاد رہے! حسد تباہ کن عادت، نہایت ہی بُری خصلت اور گناہ عظیم ہے۔ حسد کرنے والا اپنی ساری زندگی جلن اور گھٹن کی آگ میں جلتا رہتاہے اور اسے چین و سکون نصیب نہیں ہوتا۔ بدقسمتی سے یہ مرض ہمارے معاشرے میں بہت عام ہے۔ بھاری تعداد اس آفت میں مبتلاہے، کسی کی علمی قابلیت، بہترین ذہنی صلاحیت، کثیر مال و دولت، عزت و شرافت اور بہترین ملازمت و وجاہت کو دیکھ کر حسد کیا جاتا ہے۔ یاد رکھئیے! حسد اور اس کے سبب جھوٹ، غیبت، چغلی، آبروریزی جیسے گناہوں کا ارتکاب یقیناً حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

آیاتِ کریمہ سے حسد کی مذمت

اللہ عزوجل حسد کرنے والوں کی مذمت بیان کرتے ہوئے پارہ 5 سورۃالنساء کی آیت نمبر 54 میں ارشاد ہوتا ہے۔

اَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ

ترجمہ کنزالایمان: یالوگوں سے حسد کرتے ہیں اس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا۔

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے۔

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ

ترجمہ کنزالایمان : اور اس کی آرزو نہ کرو جس سے اللہ نے تم میں ایک کو دوسرے پر بڑائی دی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ قرآن پاک میں اللہ عزوجل نے ہمیں حسد جیسے قبیح (بُرے) فعل سے بچنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ہر مسلمان کو اس بری عادت سے بچنا ضروری ہے ۔ نبی کریم، روف الرحیم صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی اس مہلک مرض سے بچنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے

احادیث مبارکہ سے حسد کی مذمت

آیئے اس ضمن میں چند احادیث مبارکہ سنتے ہیں۔

1۔ نبی کریم روف رحیم صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم ارشاد فرماتے ہیں "حسد نیکیوں کو اس طرح کھاجاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھاجاتی ہے"

2۔ حسد ایمان کو اس طرح خراب کردیتا ہے جس طرح ایلوا (یعنی ایک کڑوے درخت کا جما ہوا رس) شہد کو خراب کردیتا ہے"

3۔جب تم حسد کرو تو زیادتی نہ کرو جب تمہیں بدگمانی پیدا ہو تو اس پر یقین نہ کرو اور جب تمہیں (کسی کام کے بارے میں) بدشگونی پیدا ہو تو اس کرگزرو اور اللہ عزوجل پر بھروسہ رکھو"

4۔یک اور حدیث پاک میں اُخوت و بھائی چارہ کو قائم رکھنے کا طریقہ بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا "آپس میں حسد نہ کرو، آپس میں بغض و عداوت نہ رکھو، پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کی برائی بیان نہ کرو اور اے اللہ عزوجل کے بندو! بھائی بھائی ہو کر رہو۔

مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃالحنان فرماتے ہیں : بدگمانی، حسد، بغض وغیرہ

وہ چیزیں ہیں جن سے محبت ٹوٹتی ہے اور اسلامی بھائی چارہ محبت چاہتا ہے لہٰذا یہ عیوب چھوڑو تاکہ بھائی بھائی بن جاؤ۔

معلوم ہوا کہ حسد اس قدر بُرا اور خطرناک فعل ہے کہ اس کے سبب نہ صرف نیک اعمال ضائع ہو جاتے ہیں بلکہ ایمان تک کو برباد کر دیتا ہے۔ ہمیں بھی اس باطنی مرض سے ہر وقت بچنے کی کوشش کرنی چاہئیے۔ آیئے اس موذی مرض سے بچنے کیلئے اس کی تعریف سنتے ہیں :

حسد کی تعریف

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے "بُرے خاتمے کے اسباب" صفحہ 13 پر فرماتے ہیں: "لسان العرب" جلد 3 صفحہ 166 پر حسد کی تعریف یوں بیان کی گئی ہے "یعنی حسد یہ ہے کہ تو تمنا کرے کہ محسود کی نعمت اس سے زائل ہو کر تجھے مل جائے"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائی! یاد رکھئے حسد کرنے والے کو حاسد اور جس سے حسد کیا جائے اس کو محسود کہتے ہیں۔

حسد کی تعریف کا آسان لفظوں میں خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ تعریف سے معلوم ہوا کہ کسی کے پاس کوئی نعمت دیکھ کر تمنا کرنا کہ کاش! اس سے یہ نعمت چھن کر مجھے حاصل ہو جائے مثلاً کسی کی شہرت یا عزت سے نفرت کا جذبہ رکھتے ہوئے خواہش کرنا کہ یہ کسی طرح ذلیل ہو جائے، نیز کسی مالدار سے جل کر یہ تمنا کرنا کہ اس کا کسی طرح نقصان ہو جائے اور میں اس کی جگہ پر دولت مند بن جاوں، یہ حسد کہلاتا ہے۔ البتہ غِبْطہ یعنی رشک کرنا جائز ہے کہ کوئی یہ تمنا کرے کہ یہ نعمت اوروں کے پاس بھی رہے، مجھے بھی مل جائے یعنی اوروں کا زوال نہیں چاہتا، اپنی ترقی کا خواہش مند ہے اسے غِبْطہ (یعنی رشک) یا تَنافُس (یعنی للچانا) کہتے ہیں۔

حاسِد کی مثال

حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہِ الوالی لکھتے ہیں : حاسد کی مثال اس شخص کی سی ہے جو دشمن کو مارنے کے لیے پتھر پھینکے لیکن وہ پتھر دشمن کو لگنے کے بجائے پلٹ کر پھینکنے والے شخص کی سیدھی آنکھ پر لگے اور وہ پھوٹ جائے اب غصہ اور زیادہ ہو' دوسری بار اور زور سے پتھر پھینکا لیکن اس بار بھی دشمن کو نہ لگا بلکہ پلَٹ کر اسی کو لگا اور دوسری آنکھ بھی پُھوٹ گئی' تیسری بار پھر پھینکا اس مرتبہ سر ہی پھٹ گیا اور دشمن سلامت رہا۔ پتھر پھینکنے والے کے دوسرے دشمن اسے اس حال میں دیکھ کر اس پر ہنستے ہیں' حاسد کا بھی یہی حال ہے شیطان اُس سے اِسی طرح مذاق کرتا ہے۔ (کیمیائے سعادت' ج ۲' ص ۶۱۴)

گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی بُری عادتیں بھی چُھڑا یاالٰہی

(وسائل بخشش ص ۷۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

سب سے پہلا آسمانی گناہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئیے : حسد سب سے پہلا آسمانی گناہ ہے 'جو شیطان نے کیا تھا' حضرت علامہ جلالُ الدّین سیوطی شافعی عَلَیہِ رحمَۃُ اللہِ القَوِی نقل کرتے ہیں : رب تعالی کی پہلی نافرمانی 'جس گناہ کے ذریعے کی گئی' وہ حسد ہے' ابلیس ملعون نے حضرت سیدنا آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو سجدہ کرنے کے معاملے میں اُن سے حسد کیا' لہٰذا اسی حسد نے ابلیس کو اللہ ربُ العٰلمین کی نافرمانی پر ابھارا۔

شیطان کے اَنجام سے عبرت پکڑو

حضرتِ علامہ عبدُالوہاب شَعرانی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں کہ جسے اللّٰہ تعالیٰ نے تجھ پر برتری دی ہے اس سے حَسَد کرنے سے پرہیز کر ورنہ تجھے حق تعالیٰ اس طرح مَسْخ کر دے گا جس طرح اس نے اِبلیس کو صورتِ ملکی سے صورتِ شیطانی میں مَسْخ کر دیا جب اس نے حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام

سے حَسَد کیا اور سجدے سے اِنکار کیا اور اُن پر اپنی بڑائی ظاہر کی۔(الطبقات الکبریٰ للشعرانی، الجزء الثانی، ص٦٧)

حسد شیطان کا ہتھیار ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے رب عزوجل کی نافرمانی کر کے شیطان خود تو تباہ و برباد ہو چکا ' اب وہ دوسروں کی تباہی و بربادی کے درپے ہے اور حسد اس کا ایک اہم ہتھیار ہے۔ چنانچہ جب حضرت سیدنا نوح علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم پر پانی کا عذاب آنے سے پہلے بحکم خداوندی عزوجل ہر جنس کا ایک ایک جوڑا کشتی میں سوار کیا اور خود بھی سوار ہوئے تو آپ نے ایک اجنبی بوڑھے کو دیکھ کر پوچھا: تمہیں کس نے کشتی میں سوار کیا ہے؟ اس نے کہا: میں اس لئے آیا ہوں کہ لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالوں ' تاکہ اس وقت ان کے دل میرے ساتھ اور بدن آپ کے ساتھ ہوں۔ آپ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کے دشمن! سفینے سے اُتر جا کیونکہ تو مَرْدود ہے۔ تو شیطان نے کہا: "میں لوگوں کو پانچ چیزوں سے ہلاکت میں ڈالتا ہوں ' تین چیزیں تو آپ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو ابھی بتا سکتا ہوں۔ مگر دو نہیں بتاؤں گا"۔ اللہ عزوجل نے حضرت سیدنا نوح علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی فرمائی: "آپ اس سے کہئے کہ مجھے تین سے آگاہی کی ضرورت نہیں تو مجھے صرف دو ہی بتا دے۔" شیطان کہنے لگا: وہ دو ایسی ہیں جو مجھے کبھی جھوٹا نہیں کرتیں اور نہ ہی کبھی ناکام لوٹاتی ہیں اور انہی سے میں لوگوں کو تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کرتا ہوں۔ ان میں سے ایک حسد ہے اور دوسری حرص (لالچ)! اسی حسد کی وجہ سے تو میں راندہ درگاہ اور ملعون ہوا۔

محیط دل پہ ہوا ہائے نفس امارہ　　دماغ پر مرے ابلیس چھا گیا یارب
رہائی مجھ کو ملے کاش! نفس و شیطاں سے　　تِرے حبیب کا دیتا ہوں واسطہ یارب
ہماری بگڑی ہوئی عادتیں نکل جائیں　　ملے گناہوں کے امراض سے شفاء یارب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ حسد شیطان کا کامیاب ترین وار ہے ‘ وہ اس کے ذریعے جھوٹ ‘ غیبت ‘ چغلی ‘ تہمت ‘شماتت (یعنی کسی مسلمان کو نقصان پہنچنے پر خوش ہونا) ‘ عیب داری ‘ایذائے مسلم (مسلمانوں کو تکلیف دینا) اور نہ جانے کیسے کیسے گناہ کرواتا ہے۔ لہٰذا ہمیں شیطان کے اس کامیاب وار کو ناکام بنانے کی کوشش کرنی ہوگی۔

حَسَد باطِنی بیماریوں کی ماں ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غصّے کی کَوکھ سے کینہ اور کینے کے بطن سے حَسَد جنم لیتا ہےکیونکہ جب انسان کو کسی پر غصّہ آتا ہے تو وہ زبان ہاتھ یا آنکھوں وغیرہ سے اس کا اِظہار کرتا ہے یا پھر رضائے الٰہی کے لئے اسے پی لیتا ہے لیکن اگر کسی رُکاوٹ کی وجہ سے اپنا غصہ سامنے والے پر "اُتار" نہ سکے بلکہ اپنے دل میں بِٹھا لے تو وہ غصہ اندر ہی اندر کینے اور حَسَد میں تبدیل ہو جاتا ہے اور حَسَد سے بدگمانی وشماتت جیسی بہت سی ظاہری و باطِنی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں ‘اسی لئے حَسَد کو "اُمُّ الْاَمْرَاض (یعنی بیماریوں کی ماں)" کہا گیا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللهُ تعالٰی علٰی محمَّد

حَسَد کے نقصانات

اعلیٰ حضرت ‘ مجدِّدِ دین وملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: حَسَد ایسا مرض ہے جس کو لاحِق ہو جائے ہلاک کر دیتا ہے (فتاویٰ رضویہ ‘ج۱۹ ‘ص۴۲۰) بہرحال حَسَد کرنے والے کو 11 نقصانات کا سامنا ہو سکتا ہے: (۱) اللہ ورسول کی ناراضگی (۲) ایمان کی دولت چھن جانے کا خطرہ (۳) نیکیاں ضائع ہو جانا (۴) مختلف گناہوں میں مبتلا ہو جانا (۵) نیکیوں کے ثواب سے محروم رہنا (۶) دُعا قبول نہ ہونا (۷) نُصرتِ الٰہی سے محرومی (۸) ذِلّت ورُسوائی کا سامنا (۹) سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کم ہو جانا (۱۰) خود پر ظُلم کرنا (۱۱) بغیر حساب جہنم میں داخلہ۔

حَسَد اور قتل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حَسَد کا مرض بعض اوقات اتنا بگڑ جاتا ہے کہ حاسِد محسود کو قتل ہی کر ڈالتا ہے ' چنانچہ دافعِ رنج وملال 'صاحبِ جُودو نوال صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے : حَسَد سے بچتے رہو کیونکہ حضرت آدم (علیہِ الصلوٰۃ والسلام) کے دو بیٹوں میں سے ایک نے دوسرے کو حَسَد ہی کی بنا پر قتل کیا تھا 'لہٰذا حَسَد ہر خطا کی جڑ ہے۔ (جامع الاحادیث للسیوطی 'الحدیث : ۹۳۱۴ 'ج ۳ 'ص ۳۹۰ ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

حَسَد کے مزید نقصانات

مذکورہ بالا نقصانات کے ساتھ ساتھ حاسِد دُنیاوی اِعتبار سے بھی خسارے میں رہتا ہے کیونکہ ✰ اس کے تعلُّقات کسی کے ساتھ بھی خوشگوار نہیں رہتے کیونکہ وہ اپنی مَنفی سوچ کی وجہ سے ہر ایک سے حَسَد وبدگمانی میں مبتلا ہونے لگتا ہے ✰ حاسِد ذہنی اِنتشار کا شکار ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ مختلف جسمانی بیماریوں مثلاً ہائی بلڈ پریشر اور دل کے مَرَض میں بھی مبتلا ہو سکتا ہے ✰ دوسروں کی تنزُّلی کی کوششیں وہ اپنی ترقی سے محروم رہتا ہے ✰ لوگوں کو ذلیل کرنے کی کوشِشیں رہتا ہے جوا با اُسے بھی اِحترام نہیں ملتا ✰ لوگ اس سے نفرت کرنے لگتے ہیں اور اسے اپنی خوشیوں میں شریک نہیں کرتے کیونکہ نہ وہ خود خوش رہتا ہے نہ کسی کو خوش دیکھ سکتا ہے ✰ دوسروں کے دُکھ میں خوش رہنے والے کو کبھی سچی خوشی نصیب نہیں ہوتی ✰ حاسِد کے حَسَد کے نتیجے میں بعض اوقات ہنستے بستے گھر ناچاقیوں کا شکار ہو جاتے ہیں ✰ چونکہ فرد سے معاشرہ بنتا ہے اس لئے حاسِد کا بگاڑ معاشرتی زندگی کو بگاڑ دیتا ہے اور جس علاقے یا ملک کے لوگ ایک دوسرے سے حَسَد کرنے لگیں تو ذاتی نقصانات کے ساتھ ساتھ معاشرتی ترقی کا پہیہ بھی رُک جاتا ہے کیونکہ ایک دوسرے کی ٹانگیں کھینچنے کا عمل تعمیری صلاحیتوں کو تخریبی مقاصد میں اِستعمال ہونے پر

مجبور کر دیتا ہے خ حَسَد کا ناسُور اگر کسی اِدارے یا تحریک کے اَفراد کے دلوں میں جڑ پکڑ جائے تو وہ ادارہ یا تحریک پے دَر پے نقصانات کا شکار ہونے لگتی ہے۔

حَسَد کے اسباب؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اتنے سارے دُنیوی واُخرَوِی نقصانات کا سبب بننے والا مَرَضِ حَسَد یونہی بیٹھے بٹھائے پیدا نہیں ہو جاتا بلکہ اس کے بہت سارے اَسباب ہیں۔ لیکن بنیادی طور پر ان 7 اسباب کی وجہ سے بندہ حَسَد کے گُناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے : (۱) بُغض وعداوت (۲) خود ساختہ عزت (۳) تکبر (۴) احساسِ کمتری (۵) من پسند مقاصد کے فوت ہونے کا خوف (۶) حبِّ جاہ (۷) قلبی خباثت ۔(احیاء علوم الدین، ج۳، ص۲۳۷ تا ۲۳۹ ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کون کس سے حَسَد کرتا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یوں تو کسی کو کسی سے بھی حَسَد ہو سکتا ہے لیکن اس شخص سے حَسَد ہو جانے کا اِمکان زیادہ ہوتا ہے جِس سے انسان کا زیادہ میل جول ہوتا ہے یا وہ اس کا ہم پیشہ یا ہم پلہ ہوتا ہے یا پھر اس سے کوئی قریبی تعلّق ہوتا ہے، مثلاً تاجِر کاروباری ترقی کی وجہ سے دوسرے تاجِر سے حَسَد کرتا ہے کسی ڈاکٹر سے نہیں *ایک ڈاکٹر عِلاج میں مہارت وکامیابی کی وجہ سے دوسرے ڈاکٹر سے حَسَد کرتا ہے کسی ٹرانسپورٹر سے نہیں *ایک ٹرانسپورٹر مسافروں کو اپنی طرف مائل کر لینے میں کامیابی کی بنا پر دوسرے ٹرانسپورٹر سے حَسَد کرتا ہے کسی سیاستدان سے نہیں *ایک سیاستدان انتخابات میں کامیابی اور حکومتی عہدے کی وجہ سے دوسرے سیاستدان سے حَسَد کرتا ہے کسی طالبِ عِلم سے نہیں *ایک طالبِ عِلم ذہانت، اچھے حافظے، علمی مقام، امتحانات میں ملنے والی پوزیشن اور استاذ کی طرف سے ملنے والی شاباش اور دیگر صلاحیتوں کی وجہ سے دوسرے طالبِ عِلم سے حَسَد کرتا ہے کسی نعت خواں سے نہیں *ایک نعت

خواں اچھی آواز 'پُر سوز انداز اور نوٹوں کی برسات کی وجہ سے دوسرے نعت خواں سے تو مبتلائے حَسَد ہو سکتا ہے مدرسے میں پڑھانے والے کسی استاذ سے نہیں ایک استاذ اچھے اندازِ تدریس اور طلبہ وانتظامیہ میں مقبولیت کی وجہ سے دوسرے استاذ سے تو حَسَد میں مبتلا ہو جاتا ہے کسی پیر صاحب سے نہیں ایک پیر مریدوں کی کثرت اور ہر خاص وعام میں مقبولیت کی وجہ سے دوسرے پیر سے حَسَد کرتا ہے کسی بزنس مین سے نہیں ایک بزنس مین کھلی آمدنی 'بنگلہ وگاڑی 'عیش وعشرت 'سماجی حیثیت 'شخصیات کی نظروں میں ملنے والے مقام اور خاندان میں ملنے والی عزت کی وجہ سے دوسرے بزنس مین سے حَسَد کرتا ہے کسی عالم سے نہیں ایک عالم عزت وشہرت 'عقیدت مندوں کی کثرت ' دولت مندوں کی "شفقت" 'جلسے میں کثیر سامعین کی شرکت اور بھاری بھر کم القابات کے ساتھ لوگوں میں مقبولیت کی وجہ سے دوسرے عالم سے حَسَد میں مبتلا ہو سکتا ہے اسلامی بہنوں میں لباس وزیور 'گھر کی آرائش وزیبائش 'حسن وجمال 'سسرال میں اچھا برتاؤ اور پُر سکون گھریلو زندگی جیسی چیزیں حَسَد کی بنیاد بنتی ہیں جس سے گھریلو سازشیں جنم لیتی ہیں اور گھروں کا ماحول کشیدہ ہو جاتا ہے۔اسی طرح مختلف وجوہات کی بنا پر ساس بہو' سگے بھائی بہنوں اور قریبی رشتہ داروں تک میں حَسَد پیدا ہو سکتا ہے۔

حاسد کی تین نشانیاں

حضرت سیدنا وہب بن مُنَبِّہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حاسد(حسد کرنے والا) کی تین نشانیاں ہیں: (۱) محسود (جس سے حسد کیا جائے) کی موجودگی میں چاپلوسی (یعنی بے جا تعریف) کرنا(۲) پیٹھ پیچھے غیبت کرنا(۳) محسود کی مصیبت پر خوش ہونا

صلوعلی الحبیب ! صلی اللہ تعالی علی محمد

کیا ہم کسی کے حَسَد میں مبتلاء ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم میں سے ہر ایک کو غور کرنا چاہیئے کہ خدانخواستہ کہیں ہم کسی سے حَسَد تو نہیں کرتے ! اس کے لئے خود کو ایک امتحان (Test) سے گزاریئے اور اپنے آپ سے چند سوالات کے جوابات طلب کیجئے : مثلاًآپ کے رشتہ داروں ' محلے والوں ' دوست اَحباب اور ملنے جلنے والوں الغرض جس جس سے آپ کا واسطہ پڑتا ہے ' ان میں سے کوئی شخص ایسا تو نہیں جس کی عزت وشہرت ' مال ودولت ' تقوٰی وعِبادت ' ذہانت یا دیگر خصوصیات کی وجہ سے آپ دل ہی دل میں اس سے جلتے ہوں؟ خاص کی کسی نعمت کے زوال کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں بددعائیں کرتے ہوں؟ * اس شخص سے ملنے سے کتراتے ہوں اور اگر ملنا ہی پڑے تو بے دلی کے ساتھ ملتے ہوں؟ * اس کی تعریف سننے کا جی نہ چاہتا ہو؟ * اس کی تعریف سن کر مارے جلن کے آپ کی سانسیں بے ترتیب ہو جاتی ہوں اور فوراً بات کا رخ بدلنے کی کوشِش کرتے ہوں؟ * اگر مجبوراً خود اس کی تعریف کرنی پڑے تو مُردہ دلی سے کرتے ہوں؟ * اس کی عزت وشہرت کے زوال کے لئے اس کی منفی باتوں اور عیبوں کی تلاش و جستجو میں مصروف رہتے ہوں؟ * اور اگر اس کی کوئی غلطی یا خامی مل جائے تو خوب اُچھالتے ہوں؟ * اس کی غیبت وچُغلی کرنے اور سننے سے سکون حاصِل ہوتا ہو؟ * جب اسے کوئی دینی یا دنیوی نقصان پہنچے توآپ خوشی سے پھولے نہ سماتے ہوں جبکہ اسے خوشی ملنے پر رنجیدہ وملول ہو جاتے ہوں؟ * اس کی ترقی پر آپ آگ کے انگاروں پر لَوٹنے لگتے ہوں؟ * اس کی صلاحیتوں کا مختلف انداز میں مذاق اڑاتے ہوں؟ * اسے نگاہِ حقارت سے دیکھتے ہوں؟ * اسے لوگوں کی نظروں سے بھی گرانے کی کوشِش کرتے ہوں؟ * جب اسے آپ کی مدد کی ضرورت ہو تو باوجودِ قدرت اِنکار کردیتے ہوں؟ بلکہ کوشِش کرتے ہوں کہ دوسرے بھی اس کی مدد نہ کرنے پائیں؟ * موقع ملنے پر اسے نقصان پہنچاتے ہوں؟ اگر اِن سُوالات کے جوابات ہاں میں آئیں تو

سنبھل جائیے کہ حسد آپ کے دل میں گھس چکا ہے'اِس سے پہلے کہ یہ آپ کو تباہ و برباد کر دے' اسے نکال دیجئے اور اس کے علاج کی کوشش کیجئے۔

حسد کا علاج

حجتہ الاسلام امام محمد غزالی علیہ رحمتہ اللہ الوالی حسد کا علاج بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں' حسد کرنے والا ٹھنڈے دل سے یہ سوچ لے کے میرے حسد کرنے سے ہرگز ہرگز کسی کی دولت اور نعمت برباد نہیں ہو سکتی' اور میں جس پر حسد کر رہا ہوں میرے حسد کرنے سے اس کا کچھ بھی نہیں بگڑ سکتا بلکہ میرے حسد کا نقصان دین و دنیا میں مجھ کی ہی پہنچ رہا ہے۔ کہ میں خوا مخواہ دل کی جلن میں مبتلا ہوں اور ہر وقت حسد کی آگ میں جلتا رہتا ہوں' اور میری نیکیاں برباد ہو رہی ہیں۔اور میں جس پر حسد کر رہا ہوں میری نیکیاں قیامت میں اُس کو مل جائیں گی۔ پھر یہ بھی سوچے کے میں جس پر حسد کر رہا ہوں اُس کو اللہ عزوجل نے یہ نعمتیں دی ہیں اور اس پر ناراض ہو کر حسد میں جل رہا ہوں' تو میں گویا اللہ عزوجل کی عطا پر اعتراض کر کے اپنا دین و ایمان خراب کر رہا ہوں' یہ سوچ کر پھر اپنے دل میں اس خیال کو جمائے کہ اللہ عزوجل علیم و حکیم ہے۔ جو شخص جس چیز کا اہل ہوتا ہے اللہ عزوجل اُس کو وہی چیز عطا فرماتا ہے۔ میں جس پر حسد کر رہا ہوں اللہ عزوجل کے نزدیک چونکہ وہ ان نعمتوں کا اہل تھا اس لئے اللہ عزوجل نے اُس کو یہ نعمتیں عطا فرمائی ہیں اور میں چونکہ ان کا اہل نہیں تھا اس لئے اللہ عزوجل نے مجھے نہیں دیں۔ اس طرح حسد کا مرض دل سے نکل جائے گا اور حاسد کو حسد کے مرض سے نجات مل جائے گی۔

حسد کے دس علاج

* توبہ کر لیجئیے * دُعا کیجئے * رضائے الٰہی پر راضی رہیے * حَسَد کی تباہ کاریوں پر نظر رکھئے * حَسَد کا سبب بننے والی نعمتوں پر غور کیجئیے * لوگوں کی نعمتوں پر نگاہ نہ رکھئے * اپنی خامیوں کی اِصلاح میں لگ جائیے *

نفرت کو محبت میں بدلنے کی تدبیریں کیجئیے * دوسروں کی خوشی میں خوش رہنے کی عادت بنالیجئے * مَدَنی انعامات پر عمل کیجئے۔

دعوتِ اسلامی کے شاعتی ادارے مکتبۃالمدینہ کے مطبوعہ 352 صفحات پر مشتمل کتاب "باطنی بیماریوں کی معلومات" سے حسد کے 10 علاج سنئے: (ان سب کی تفصیل درج ذیل ہے)

{1} حسد بلکہ تمام گناہوں سے توبہ کیجئے کہ یااللہ عزوجل میں تیرے سامنے اقرار کرتا ہوں کہ میں اپنے فلاں بھائی سے حسد کرتا تھا تو میرے تمام گناہوں کو معاف فرمادے۔آمین

{2} دعا کیجئے کہ یااللہ عزوجل ! میں تیری رضا کیلئے حسد سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتا ہوں تو مجھے اس باطنی بیماری سے شفاء دے اور مجھے حسد سے بچنے میں استقامت عطافرما۔آمین

{3} رضائے الٰہی پر راضی رہیے کہ رب عزوجل نے میرے اس بھائی کو جو بھی نعمتیں عطافرمائی ہیں وہ اُس کی رضا ہے ،وہ رب عزوجل اس بات پر قادر ہے کہ جسے چاہے ،جو چاہے ،جتنا چاہے جس وقت چاہے عطافرمائے۔

{4} حسد کی تباہ کاریوں پر نظر رکھئیے کہ حسد اللہ عزوجل ورسول ﷺ کی ناراضی کا سبب ہے ،حسد سے نیکیاں ضائع ہوتی ہیں ،حسد سے غیبت ،بدگمانی ،چغلی جیسے گناہ سرزد ہوتے ہیں ،حسد سے روحانی سکون برباد ہوجاتا ہے۔وغیرہ وغیرہ

{5} حسد کا سبب بننے والی نعمتوں پر غور کیجئیے کہ اگر وہ دنیاوی نعمتیں ہیں تو عارضی ہیں اور عارضٰ چیز پر حسد کیسا؟اگر دینی شرف وفضیلت ہے تو یہ اللہ عزوجل کی عطا ہے اور اللہ عزوجل کی عطا پر حسد کرنا عقلمندی نہیں

{6} لوگوں کی نعمتوں پر نگاہ نہ رکھئیے کہ عموماًاس سے احساسِ کمتری پیدا ہوتا ہے جو حسد کا باعث ہے

اپنے سے نیچے والوں پر نظر رکھئیے اور بارگاہ رب العزت میں شکر ادا کیجئے۔

{7} اپنی خامیوں کی اصلاح میں لگ جائیے کہ جب دوسروں کی خوبیوں پر نظر رکھیں گے تو اپنی اصلاح سے محروم ہو جائیں گے اور جب اپنی اصلاح میں لگ جائیں گے تو حسد جیسے بُرے کام کی فرست ہی نہیں ملے گی۔

{8} نفرت کو محبت میں بدلنے کی تدبیریں کیجئیے کہ جس سے حسد ہے اس سے سلام میں پہل کیجئے 'اسے تحائف پیش کیجئے' بیمار ہونے پر تعزیت کیجئے 'خوشی کے موقع پر مبارک باد دیجئے 'ضرورت پڑے تو مدد کیجئے 'لوگوں کے سامنے اس کی جائز تعریف کیجئے 'جس قدر اسے فائدہ پہنچ سکتا ہو پہنچایئے۔وغیرہ وغیرہ

{9} دوسروں کی خوشی میں خوش رہنے کی عادت بنائیے کیونکہ یہ رب عزوجل کی مَشِیَّت اور نظام قدرت ہے کہ اس نے تمام لوگوں کے رہن سہن 'ان کو دی جانے والی نعمتوں کو یکساں نہیں رکھا تو یقیناً اس بات کی کوئی گارنٹی نہیں کہ کسی کی نعمت چھن جانے سے وہ آپ کو ضرور مل جائے گی لہٰذا حسد کے بجائے اپنے بھائی کی نعمت پر خوش رہیں۔

{10} مدنی انعامات پر عمل کیجئیے کہ آج کے اس پُر فتن دور میں شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ مدنی انعامات پر عمل کرنے سے ان شاء اللہ عزوجل پابند سنت بننے ' نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کا جذبہ ملے گا۔

رُوحانی علاج

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حَسَد سے بچنے کے لئے بیان کردہ مُعالَجات کے ساتھ ساتھ حسبِ توفیق اوّل آخر ایک ایک بار درود شریف کے ساتھ یہ 7 رُوحانی عِلاج بھی کیجئے :

{ا} جب بھی دل میں حَسَد کا خیال آئے تو "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم" ایک بار

پڑھنے کے بعد اُلٹے کندھے کی طرف تین بار تُھو تُھو کر دیجئے۔

{۲} روزانہ دس بار ''اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم'' پڑھنے والے پر شیطان سے حفاظت کرنے کے لئے اللہ عزوجل ایک فرِشتہ مقرّر کر دیتا ہے۔

{۳} سورۃُ الاخلاص گیارہ بار صبح (آدھی رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کِرن چمکنے تک صبح ہے) پڑھنے والے پر اگر شیطان مع لشکر کے کوشِش کرے کہ اس سے گناہ کرائے تو نہ کرا سکے جب تک کہ یہ (پڑھنے والا) خود نہ کرے۔(الوظیفۃ الکریمہ ص۲۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ اگر کسی کو دُنیاوی نعمتوں کی لذّتوں میں خوش دیکھیں، تو حسد کی آگ میں جلنے اور کُڑھنے کی بجائے، نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جائیں، نیک لوگوں کو دیکھ کر ان جیسی نیک عادتوں اور اچھی خصلتوں کو اپنانے کی کوشش کریں۔ اللہ عزوجل ہمیں حسد اور دیگر باطنی امراض سے بچتے ہوئے ان کا علاج کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

علاج کے باوجود افاقہ نہ ہو تو؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر بھرپور علاج کے بعد بھی افاقہ نہ ہو تو گھبرائیے نہیں بلکہ علاج جاری رکھئیے کہ دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا کیونکہ اگر ہم نے علاج ترک کر دیا تو گویا خود کو مکمل طور پر شیطان کے حوالے کر دیا اس طرح تو وہ ہمیں کہیں کا نہ چھوڑے گا لہٰذا ہمیں چاہئیے کہ حسد سے جان چھڑانے کی کوشش جاری رکھیں۔ اللہ عزوجل ہمیں حسد کے مرض سے شفاء عطا فرمائے اور ہمارے سینوں کو اخلاص کے نور سے منور کر دے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

حسد کی تعریف:

کسی کی دینی یا دنیاوی نعمت کے زوال کی تمنا کرنا یا یہ ارادہ کرنا کہ کسی کو یہ نعمت نہ ملے "حسد" کہلا تا ہے۔(الحدیقۃ الندیۃ، الخلق الخامس عشر من الاخلاق الستین المذمومۃ، الخ، ج ۱، ص ۶۰۰)

حسد کے اسباب

(۱) دشمنی اور بُغض و عداوت (۲) تکبر (۳) احساس کمتری (۳) مقاصد کا فوت ہونے کا خوف۔(۴) حبِ جاہ (۵) قلبی خباثت۔

حسد کا علاج:

(۱) توبہ کیجئے (۲) دُعا کیجئے (۳) رضائے الٰہی عزوجل پر راضی رہیے۔(۴) حسد کے انجام پر نگاہ رکھتے ہوئے خود کو عذابِ الٰہی سے ڈرائیے (۵) حسد کی تباہ کاریوں پر نظر رکھیے۔(۶) اپنی موت کو یاد رکھئے (۷) لوگوں کی نعمتوں پر نظر نہ رکھئے۔(۸) حسد کی عادت کو رشک میں بدلیئے۔(۹) مدنی انعامات پر عمل کیجئے۔

رُوحانی علاج:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ایک بار پڑھنے کے بعد اُلٹے کندھے کی طرف تین بار تھُوتھُو کردیجئے۔(۲) روزانہ دس بار اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھنے والے پر شیطان سے

حفاظت کرنے کے لیے اللہ عزوجل ایک فرشتہ مقرر کردیتا ہے۔(۳) سورۃ الاخلاص گیارہ بار صبح (آدھی رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کرن چمکنے تک صبح ہے) پڑھنے والے پر اگر شیطان مع لشکر کے کوشش کرے کہ اس سے گناہ کرائے تو نہ کراسکے جب تک کہ یہ پڑھنے والا خود نہ کرے۔(الوظیفۃ الکریمہ ص۲۱)

تلفظات+اصطلاحات

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{تلفظات}

نمبر شمار	غلط تلفظ	صحیح تلفظ	نمبر شمار	غلط تلفظ	صحیح تلفظ	نمبر شمار	غلط تلفظ	صحیح تلفظ
1	غَرُوْب	غُرُوْب	5	گُزِشْتَہْ	گُزَشْتَہ	9	مُرْشَدْ	مُرْشِدْ
2	سِرَکْنَا	سَرَکْنَا	6	گَرَمْ	گَرْم	10	دَرْجَہ	دَرَجَہ
3	جَہَادْ	جِہَادْ	7	حَضُوْرْ	حُضُوْر	11	شَرَمْ	شَرْمْ
4	کِفَالَتْ	کَفَالَتْ	8	سَیَّدْ	سَیِّدْ	12	مِحْسُوْسْ	مَحْسُوْسْ

{اصطلاحات}

نمبرشمار	اس کے بجائے	یہ کہئے	نمبرشمار	اس کے بجائے	یہ کہئے
1	کلاس	دَرَجہ	4	چوکیدار	بوّاب
2	دفتر/کمرہ	مکتب	5	کچن	مَطْبَخْ
3	نوکر	خادم	6	مانیٹر	دَرَجہ ذمہ دار

{مَدَنی انعامات}

مَدَنی انعام نمبر15: فکرِ مدینہ کی؟

مَدَنی انعام نمبر16: صلوۃ التوبہ پڑھی؟

مَدَنی انعام نمبر17: چٹائی پر سوئے سرہائے آئینہ ،سرمہ ،کنگھا،سوئی دھاگہ ،مسواک ،تیل کی شیشی اور قینچی رکھی اور بیداری پر بستر تہہ کیا؟

مَدَنی انعام نمبر18: سنت قبلیہ اور نوافِل بعدیہ ادا کئے ؟

مَدَنی انعام نمبر19: تہجد ،اشراق و چاشت اور اوابین ادا کیں؟

مَدَنی انعام نمبر20: تحیۃ الوُضُوءاور تحیۃ المسجد ادا کی؟

مَدَنی انعام نمبر21: کنزالایمان شریف سے 3آیات ترجمہ و تفسیر پڑھی/سنی؟

سنتیں اور آداب

”راہِ مدینہ کا مسافر“ کے پَندرَہ حُرُوف کی نسبت سے چلنے کی 15 سنّتیں اور آداب

پارہ 15 سُوْرَۃُ بنی اسرائیل آیت 37 میں ارشادِ ربُّ العِباد ہے: وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور زمین میں اِتراتا نہ چل، بے شک ہر گز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہر گز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ 1197 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ جلد 3 صفحہ 435 پر فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ایک شخص دو چادریں اَوڑھے ہوئے اِترا کر چل رہا تھا اور گھمنڈ میں تھا، وہ زمین میں دھنسادیا گیا، وہ قِیامت تک دھنستا ہی جائے گا (صَحیح مُسلِم ص ۱۱۵۶ حدیث ۲۰۸۸)

*سرورِ کائنات، شَہَنشاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بسااوقات چلتے ہوئے اپنے کسی صَحابی رضی اللہ تعالی عنہ کا ہاتھ اپنے دستِ مبارک سے پکڑ لیتے (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر ج ۷ ص ۲۷۷ حدیث ۷۱۳۲)

* رسولِ اکرم، نور مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چلتے تو کسی قَدَر آگے جھک کر چلتے گویا کہ آپ بُلندی سے اتر رہے ہیں (الشمائل المحمدیۃ للترمذی ص ۸۷ رقم ۱۱۸)* گلے میں سونے یا کسی بھی دھات (یعنی مَیٹل کی) چَین ڈالے، لوگوں کو دکھانے کے لئے گریبان کھول کر اکڑتے ہوئے ہر گز نہ چلیں کہ یہ احمقوں، مغروروں اور فاسِقوں کی چال ہے۔ گلے میں سونے کی چین یا بریسلیٹ (BRACELET) پہننا مرد کیلئے حرام اور دیگر دھاتوں (یعنی میٹلز) کی بھی ناجائز ہے* اگر کوئی رُکاوٹ نہ ہو تو راستے کے کنارے کنارے

درمیانی رفتار سے چلئے، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ کی طرف اٹھیں کہ دوڑے دوڑے کہاں جارہا ہے !اور نہ اِتنا آہستہ کہ دیکھنے والے کو آپ بیمار لگیں۔ امرد کا ہاتھ نہ پکڑے، شَہوت کے ساتھ کسی بھی اسلامی بھائی کا ہاتھ پکڑنا یا مصافحہ کرنا(یعنی ہاتھ ملانا) یا گلے ملنا حرام اور جہنَّم میں لیجانے والا کام ہے * راہ چلنے میں پریشان نظری(یعنی بلاضرورت ادھر اُدھر دیکھنا) سنّت نہیں، نیچی نظریں کئے پُرو َقار طریقے پر چلئے۔ حضرتِ سیِّدُنا حسّان بِن اَبی سنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الحَنّان نَماز عید کے لیے گئے، جب واپَس گھر تشریف لائے تو اہلیہ (یعنی بیوی صاحِبہ) کہنے لگیں :آج کتنی عورَتیں دیکھیں؟آپ رَحْمَۃُاللہِ تعالیٰ علیہ خاموش رہے، جب اُس نے زیادہ اِصرار کیا تو فرمایا:" گھر سے نکلنے سے لے کر، تمہارے پاس واپس آنے تک میں اپنے (پاؤں کے) انگوٹھوں کی طرف دیکھتا رہا۔" (کتابُ الْوَرَع مع موسُوعہ امام ابن ابی الدُّنیا ج ۱ ص ۲۰۵) سُبحٰنَ اللہ! اللہ والے راہ چلتے ہوئے بِلاضَرورت بِالخُصُوص بھیڑ کے موقَع پر اِدھر اُدھر دیکھتے ہی نہیں کہ مَبادا(یعنی ایسا نہ ہو) شَرعاً جس کی اجازت نہیں اُس پر نظر پڑ جائے ! یہ اُن بزرگ رَحْمَۃُاللہِ تعالیٰ علیہ کا تقویٰ تھا، مسئلہ یہ ہے کہ کسی عورت پر بے اختیار نظر پڑ بھی جائے اور فوراً لوٹا لے تو گناہ گار نہیں* کسی کے گھر کی بالکنی (BALCONY) یا کھڑکی کی طرف بلاضرورت نظر اٹھا کر دیکھنا مناسب نہیں* چلنے یا سیڑھی چڑھنے اُترنے میں یہ احتیاط کیجئے کہ جوتوں کی آواز پیدا نہ ہو، ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جوتوں کی دَھمک ناپسند تھی* راستے میں دو عورَتیں کھڑی ہوں یا جارہی ہوں تو ان کے بیچ میں سے نہ گزریں کہ حدیثِ پاک میں اس کی مُمانَعَت آئی ہے (ابوداؤد ج ۴ ص ۴۷۰ حدیث ۵۲۷۳)* راہ چلتے ہوئے ، کھڑے بلکہ بیٹھے ہونے کی صورت میں بھی لوگوں کے سامنے تھوکنا، ناک سنکنا، ناک میں انگلی ڈالنا، کان کھجاتے رہنا، بدن کا میل اُنگلیوں سے چھڑانا، پردے کی جگہ کھجانا وغیرہ تہذیب کے خلاف ہے* بعض لوگوں

کی عادت ہوتی ہے کہ راہ چلتے ہوئے جو چیز بھی آڑے آئے اُسے لاتیں مارتے جاتے ہیں، یہ قطعاً غیر مہذب طریقہ ہے،اِس طرح پاؤں زخمی ہونے کا بھی اندیشہ رہتا ہے، نیز اَخبارات یا لکھائی والے ڈبوں، پیکٹوں اور **مِنَرَل** واٹر کی خالی بوتلوں وغیرہ پر لات مارنا بے اَدَبی بھی ہے*پیدل چلنے میں جو قوانین خلافِ شرع نہ ہوں اُن کی پاسداری کیجئے مَثَلاً گاڑیوں کی آمدورفت کے موقع پر سڑک پار کرنے کیلئے مُیَسَّر ہو تو "زیبرا کراسنگ" یا "اَوور ہیڈ پُل" اِستِعمال کیجئے* جس سَمت سے گاڑیاں آرہی ہوں اُس طرف دیکھ کر ہی سڑک عُبور کیجئے، اگر آپ بیچ سڑک پر ہوں اور گاڑی آرہی ہو تو بھاگ پڑنے کے بجائے موقع کی مناسبت سے وَہیں کھڑے رہ جایئے کہ اس میں حفاظت زیادہ ہے نیز ریل گاڑی گزرنے کے اَوقات میں پٹریاں عُبور کرنا اپنی موت کو دعوت دینا ہے، رَیل گاڑی کو کافی دُور سمجھ کر گزرنے والے کو جلدی یا بے خیالی میں کسی تار وغیرہ میں پاؤں اُلجھ جانے کی صورت میں گرنے اور اوپر سے ریل گاڑی گزر جانے کے خطرے کو پیشِ نظر رکھنا چاہئے نیز بعض جگہیں ایسی ہوتی ہیں جہاں پٹری سے گزرنا ہی خلافِ قانون ہوتا ہے خصوصاً اسٹیشنوں پر، ان قوانین پر عمل کیجئے*عبادت پر قوت حاصل کرنے کی نیّت سے حتَّی الامکان روزانہ پون گھنٹہ ذِکرو دُرود کے ساتھ پیدل چلئے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّ وَجَلَّ صحت اچھی رہے گی۔ چلنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ شروع میں 15 مِنَٹ تیز تیز قدم، پھر 15 مِنَٹ درمیانہ، آخِر میں 15 مِنَٹ پھر تیز قدم چلئے، اس طرح چلنے سے سارے جسم کو ورزِش ملے گی، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّ وَجَلَّ نظامِ انہضام (اِن۔ہِ۔ضام یعنی ہاضِمہ) دُرُست رہے گا، ریح (GAS)، قبض، موٹاپا، دل کے اَمراض اور دیگر بے شمار بیماریوں سے بھی اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ حفاظت ہو گی۔

"چل مدینہ" کے سات حُرُوف کی نسبت سے جوتے پہننے کے 7 مَدَنی پھول

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم: (1) جوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔ (یعنی کم تھکتا ہے) (مُسلِم ص۱۱۶۱ حدیث۲۰۹۶)

(2) جوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے (3) پہلے سیدھا جوتا پہنئے پھر اُلٹا اور اُتارتے وَقت پہلے اُلٹا جوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم: جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے اِبتداء کرنی چاہیے اور جب اُتارے تو بائیں (یعنی الٹی) جانب سے اِبتِداء کرنی چاہیے تاکہ دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں پہننے میں اوّل اور اُتارنے میں آخِری رہے۔ (بُخاری ج۴ ص۶۵ حدیث۵۸۵۵)

نزھۃُالقاری میں ہے: مسجد میں داخِل ہوتے وقت حکم یہ ہے پہلے سیدھا پاؤں مسجد میں رکھے اور جب مسجد سے نکلے تو پہلے اُلٹا پاؤں نکالے۔ مسجد کے داخلے کے وقت اس حدیث پر عمل دشوار ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن نے اس کا حل یہ ارشاد فرمایا ہے: جب مسجد میں جانا ہو تو پہلے اُلٹے پاؤں کو نکال کر جوتے پر رکھ لیجئے پھر سیدھے پاؤں سے جوتا نکال کر مسجد میں داخل ہو۔ اور جب مسجد سے باہر ہو تو اُلٹا پاؤں نکال کر جوتے پر رکھ لیجئے پھر سیدھا پاؤں نکال کر سیدھا جوتا پہن لیجئے پھر اُلٹا پہن لیجئے۔ (نزھۃ القاری ج۵ ص۵۳۰ فرید بک اسٹال)

(4) مَرد مردانہ اور عورت زَنانہ جوتا استعمال کرے (5) کسی نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے کہا کہ ایک عورت (مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے۔ انھوں نے فرمایا: رسولُ اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مردانی عورَتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (اَبُو دَاوٗد ج۴ ص۸۴ حدیث۴۰۹۹)

صدرُ الشّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: یعنی عورَتوں کو مردانہ جوتا نہیں پہننا چاہیے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مردوں اور عورَتوں کا امتیاز ہوتا ہے ان میں ہر ایک کو دوسرے کی وَضع اختیار کرنے (یعنی نقّالی کرنے) سے مُمانَعَت ہے، نہ مرد عورت کی وَضع (طرز) اختیار کرے، نہ عورت مرد کی۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۶۵ مکتبۃ المدینہ)

(6) جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں (7) (تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اوندھے جوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا "دولتِ بے زوال" میں لکھا ہے کہ اگر رات بھر جوتا اوندھا پڑا رہا تو شیطان اس پر آن کر بیٹھتا ہے وہ اس کا تخت ہے۔ (سنی بہشتی زیور حصہ ۵ ص ۶۰۱)

استعمالی جُوتا اُلٹا پڑا ہو تو سیدھا کر دیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمّد

نماز کے احکام

کپڑے پاک کرنے کا طریقہ

گاڑھی نَجاست والا کپڑا کس طرح دھوئے

نَجاست اگر دَلداریعنی گاڑھی ہوجسے نجاستِ مَرئِیَّہ کہتے ہیں(جیسے پاخانہ' گوبر' خون وغیرہ) تو دھونے میں گنتی کی کوئی شرط نہیں بلکہ اس کو دور کرنا ضَروری ہے 'اگر ایک بار دھونے سے دُور ہو جائے تو ایک ہی مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا اور اگر چار پانچ مرتبہ دھونے سے دور ہو تو چار پانچ مرتبہ دھونا پڑے گا ہاں اگر تین مرتبہ سے کم میں نَجاست دور ہو جائے تو تین بار پورا کرلینا مُستَحَب ہے۔(بہار شریعت حصہ ۲ص۱۱۹مکتبۃ المدینہ

اگر نَجاست کا رنگ کپڑے پر باقی رہ جائے تو؟

اگر نَجاست دور ہو گئی مگر اس کا کچھ اثر رنگ یا بُو باقی ہے تو اسے بھی زائل کرنا لازم ہے ہاں اگر اس کا اثر بدِقّت(یعنی دشواری سے) جائے تو اثر دُور کرنے کی ضَرورت نہیں تین مرتبہ دھولیا پاک ہو گیا'صابون یا کھٹائی یا گرم پانی(یا کسی قسم کے کیمیکل وغیرہ) سے دھونے کی حاجت نہیں۔(ایضاً)

پتلی نَجاست والا کپڑا پاک کرنے کے مُتَعلِّق6مَدَنی پھول

{1} اگر نَجاست رَقیق(یعنی پتلی جیسے پیشاب وغیرہ) ہو تو تین مرتبہ دھونے اور تینوں مرتبہ بقُوَّت (یعنی پوری طاقت سے) نچوڑنے سے پاک ہوگا اور قوّت کے ساتھ نچوڑنے کے یہ معنی ہیں کہ وہ شخص اپنی طاقت بھر اِس طرح نچوڑے کہ اگر پھر نچوڑے تو اُس سے کوئی قطرہ نہ ٹپکے 'اگر کپڑے کا خیال کر کے اچھی طرح نہیں نچوڑا

تو پاک نہ ہوگا۔ (بہار شریعت حصہ ۲ص ۱۲۰) {2} اگر دھونے والے نے اچھی طرح نچوڑ لیا مگر ابھی ایسا ہے کہ اگر کوئی دوسرا شخص جو طاقت میں اس سے زِیادہ ہے نچوڑے تو دو ایک بوند ٹپک سکتی ہے تو اس(پہلے نچوڑنے والے) کے حق میں پاک اور دوسرے کے حق میں ناپاک ہے۔اس دوسرے کی طاقت کا (پہلے کے حق میں)اعتبار نہیں ،ہاں اگر یہ دھوتا اور اِسی قدر نچوڑتا (جس قد ر پہلے والے نے نچوڑا تھا)تو پاک نہ ہوتا۔(ایضاً) {3} پہلی اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ پاک کر لینا بہتر ہے اور تیسری بار نچوڑنے سے کپڑا بھی پاک ہوگیا اور ہاتھ بھی، اور جو کپڑے میں اتنی تری رہ گئی ہو کہ نچوڑنے سے ایک آدھ بُوند ٹپکے گی تو کپڑا اور ہاتھ دونوں ناپاک ہیں۔(ایضاً) {4} پہلی یا دوسری بار ہاتھ پاک نہیں کیا ،اور اس کی تری سے کپڑے کا پاک حصہ بھیگ گیا تو یہ بھی ناپاک ہوگیا پھر اگر پہلی بار کے نچوڑنے کے بعد بھیگا ہے تو اسے دو مرتبہ دھونا چاہیے اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ کی تری سے بھیگاہے تو ایک مرتبہ دھویا جائے۔یوہیں اگر اس کپڑے سے جو ایک مرتبہ دھو کر نچوڑ لیا گیا ہے، کوئی پاک کپڑا بھیگ جائے تو یہ دوبار دھویا جائے اور اگر دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد اس سے وہ کپڑا بھیگا تو ایک بار دھونے سے پاک ہو جائے گا۔(بہار شریعت حصہ ۲ ص ۱۲۰) {5} کپڑے کو تین مرتبہ دھو کر ہر مرتبہ خوب نچوڑ لیا ہے کہ اب نچوڑنے سے نہ ٹپکے گا پھر اس کو لٹکا دیا اور اس سے پانی ٹپکا تو یہ پانی پاک ہے اور اگر خوب نہیں نچوڑا تھا تو یہ پانی ناپاک ہے۔ (ایضاًص۱۲۱) {6} یہ ضَروری نہیں کہ ایک دم تینوں بار دھوئیں بلکہ اگر مختلف وقتوں بلکہ مختلف دنوں میں یہ تعداد پوری کی جب بھی پاک ہو جائے گا۔(ایضاًص۱۲۲)

بہتے نل کے نیچے دھونے میں نچوڑنا شرط نہیں

فتاوٰی امجدیہ جلد1صَفْحَہ35میں ہے کہ یہ (یعنی تین مرتبہ دھونے اور نچوڑنے کا) حکم اس وَقت ہے جب تھوڑے پانی میں دھویا ہو 'اور اگر حوضِ کبیر(یعنی دَہ در دَہ یا اس سے بڑے حوض'نہر'ندی'سمندر وغیرہ) میں دھویاہو یا (نل'پائپ یا لوٹے وغیرہ کے ذریعے)بَہُت سا پانی اس پر بہایا یا(دریا وغیرہ) بہتے پانی میں دھویا تو نچوڑنے کی شرط نہیں۔

بہتے پانی میں پاک کرنے میں نچوڑنا شرط نہیں

فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السّلام فرماتے ہیں: دَری یا ٹاٹ یا کوئی ناپاک کپڑا بہتے پانی میں رات بھر پڑا رہنے دیں پاک ہو جائے گا اور اصل یہ ہے کہ جتنی دیر میں یہ ظَنِّ غالِب ہو جائے کہ پانی نَجاست کو بہالے گیا پاک ہو گیا کہ بہتے پانی سے پاک کرنے میں نِچوڑنا شرط نہیں۔ (بہار شریعت حصہ ۲ص۱۲۱)

پاک ناپاک کپڑے ساتھ دھونے کا مَسئَلہ

اگر بالٹی یا کپڑے دھونے کی مشین میں پاک کپڑوں کے ساتھ ایک بھی ناپاک کپڑا پانی کے اندر ڈال دیا تو سارے ہی کپڑے ناپاک ہو جائیں گے اور بِلاضَرورتِ شَرعیّہ ایسا کرناجائز نہیں ہے۔چُنانچِہ میرے آقا اعلیٰ حضرت' اِمامِ اَہلسنّت'مولیٰناشاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فتاوٰی رضویہ (مُخَرَّجہ)جلد اوّل صَفْحَہ792 پر فرماتے ہیں: بِلا ضَرورت پاک شے کو ناپاک کرنا ناجائز و گناہ ہے۔" جلد 4(مُخَرَّجہ) صَفْحَہ585 پر فرماتے ہیں:"جسم و لباس بِلاضَرورتِ شَرعیّہ ناپاک کرنااور یہ حرام ہے۔" اَلْبَحْرُالرَّائِق " میں ہے : پاک چیز کو ناپاک کرنا حرام ہے۔" (البحرالرائق 'ج ۱ ص ۱۷۰)

لہٰذا ضروری ہے کہ پاک و ناپاک کپڑے جُداجُدا دھوئیں۔اگر ساتھ ہی دھوناہے تو ناپاک کپڑے کا نَجاست والا حصّہ اِحتیاط کے ساتھ پہلے پاک کر لیجئے پھر بے شک دیگر مَیلے کپڑوں کے ہمراہ ایک ساتھ واشنگ مشین میں اس کو بھی دھولیجئے۔

ناپاک کپڑے پاک کرنے کا آسان طریقہ

کپڑے پاک کرنے کا ایک آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ بالٹی میں ناپاک کپڑے ڈال کر اُوپر سے نل کھولدیجئے ' کپڑوں کوہاتھ یا کسی سَلاخ وغیرہ سے اِس طرح ڈبوئے رکھئے کہ کہیں سے کپڑے کا کوئی حِصہ پانی کے باہَر اُبھر اہوانہ رہے۔جب بالٹی کے اُوپر سے اُبل کر اتنا پانی بہ جائے کہ ظنِّ غالِب آ جائے کہ پانی نَجاست کو بہا کر لے گیا ہوگا تو اب وہ کپڑے اور بالٹی کا پانی نیز ہاتھ یا سلاخ کاجتنا حصّہ پانی کے اندر تھاسب پاک ہوگئے جبکہ کپڑے وغیرہ پرنَجاست کااثر باقی نہ ہو۔اِس عمل کے دَوران یہ احتیاط ضَروری ہے کہ پاک ہوجانے کے ظنِّ غالب سے قَبل ناپاک پانی کا ایک بھی چھینٹا آپ کے بدن یا کسی اور چیز پر نہ پڑے۔بالٹی یا برتن کا اوپر ی کَنارا یا اندرونی دیوار کا کوئی حصہ ناپاک پانی والا ہے اور زمین اتنی ہموار نہیں کہ بالٹی کے ہر طرف سے پانی ابھر کے نکلے اور مکمَّل کنارے وغیرہ دھل جائیں تو ایسی صورت میں کسی برتن کے ذَرِیعے یا جاری پانی کے نل کے نیچے ہاتھ رکھ کر اُس سے بالٹی وغیرہ کے چاروں طرف اِس طرح پانی بہایئے کہ کنارے اور بقیّہ اندرونی حصّے بھی دُھل کر پاک ہوجائیں مگریہ کام شروع ہی میں کر لیجئے کہیں پاک کپڑے دوبارہ ناپاک نہ کر بیٹھیں !

واشنگ مشین میں کپڑے پاک کرنے کا طریقہ

واشنگ مشین میں کپڑے ڈالکر پہلے پانی بھر لیجئے اور کپڑوں کو ہاتھ وغیرہ سے پانی میں دبا کر رکھئے تا کہ کوئی حصّہ ابھرا ہوا نہ رہے' اوپر کا نل کھلا رکھئے اب نچلا سُوراخ بھی کھولدیجئے' اِس طرح اوپر نل سے پانی آتا رہے گا اور نچلے سوراخ سے بہتا رہے گا جب ظنِّ غالب آ جائے کہ پانی نَجاست کو بہا لے گیا ہو گا تو کپڑے اور مشین کے اندر کا پانی پاک ہو جائے گا جبکہ نَجاست کا اثر کپڑوں وغیرہ پر باقی نہ ہو۔ضَرورتاً مشین کے اوپری کنارے وغیرہ مذکورہ طریقے پر شروع ہی میں دھو لینے چاہئیں۔

نل کے نیچے کپڑے پاک کرنے کا طریقہ

مذکورہ طریقے پر پاک کرنے کیلئے بالٹی یا برتن ہی ضَروری نہیں' نل کے نیچے ہاتھ میں پکڑ کر بھی پاک کرسکتے ہیں۔مثلاً رومال ناپاک ہوگیا' توبیسَن میں نل کے نیچے رکھ کر اتنی دیر تک پانی بہائیے کہ ظنِّ غالِب آجائے کہ پانی نَجاست کو بہا کر لے گیا ہو گا تو پاک ہو جائے گا۔بڑا کپڑا یا اس کا ناپاک حصّہ بھی اسی طریقے پرپاک کیا جاسکتا ہے۔مگر یہ احتیاط ضَروری ہے کہ ناپاک پانی کے چھینٹے آپ کے کپڑے ' بدن اوراَطراف میں دیگر جگہوں پر نہ پڑیں۔

کلام امیر اہلسنت

مجھے مدینے کی دو اجازت،	نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت
پِلاؤ بُلوا کے جامِ الفت،	نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت
اگر نہیں میری ایسی قسمت،	سدا حُضُوری کی پاؤں لذّت
رُلائے مجھ کو تمہاری فُرقت،	نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت
لگاؤ سینے میں آگ ایسی،	قرار پائے نہ دل کبھی بھی
رُلائے دن رات تیری الفت،	نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت
میں نام پر تیرے واری جاؤں،	میں عشق میں تیرے سر کٹاؤں
دو ایسا جذبہ دو ایسی ہمت،	نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت
مجھے تم ایسی دو ہمّت آقا،	دوں سب کو نیکی کی دعوت آقا
بنادو مجھ کو بھی نیک خصلت،	نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت
گنہ کے دَلدَل سے اب نکالو،	مجھے سنبھالو مجھے بچالو
کہیں نہ ہو جاؤں شاہ! غارَت،	نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت
کرے کیا عطار مال و دولت،	اسے نہیں چاہیے حکومت
یہ تیرا طالِب ہے جانِ رَحمت،	نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت

اشارے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

سبق نمبر3

A	B	C	D	E
F	G	H	I	J
K	L	M	N	O
P	Q	R	S	T
U	V	W	X	Y
				Z

رنگ برنگے مدنی پھول

مدنی وضاحتیں ' مدنی انعامات کے رسالے کے آخر کے 2 قاعدے (پڑھ کر سنائیں اور سمجھائیں)

مدنی وضاحتیں

قاعدہ نمبر 3: بعض مدنی انعامات ایسے ہیں جن پر عمل کی عادت بنانے میں وقت لگتا ہے۔

مثلا: قہقہہ، تو تکار سے بچنے اور نگاہیں جھکا کر چلنے کی عادت بنانے والے انعامات، ایسے مدنی انعامات پر زما نہ کوشش کے دوران عمل مان لیا جائے گا۔(کوشش پائے جانے کے لئے ضروری ہے کہ کم از کم دن میں 3 دفعہ عمل کرے)

قاعدہ نمبر 4: بعض مدنی انعامات ایسے ہیں جن پر صحیح عذر (یعنی حقیقی مجبوری) کی بناء پر عمل کی کوئی صورت نہ ہو یا اس دوران دوسرے مدنی کام میں مشغولیت ہے۔

مثلا: ذمے دار وغیرہ دیگر مدنی کاموں میں مصروفیت کے باعث کسی مدنی انعام مثلا: مدرستہ المدینہ بالغان میں شریک نہ ہو سکے یا والدین کی وفات یا ان کی دوسرے شہر رہائش کی صورت میں دست بوسی اور ان پڑھ ہونے کے باعث لکھ کر بات کرنے سے محرومی ہے تو بھی تنظیمی طور پر ان پر عمل مان لیا جائے گا۔

پیٹ کا قفلِ مدینہ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ

اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصۡحٰبِکَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصۡحٰبِکَ یَا نُوۡرَ اللّٰہ

دُرُود شریف کی فضیلت

رسولِ نذیر ، سِراج منیر، محبوبِ ربِّ قدیر صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا فرمانِ دلپذیر ہے: ذِکرِ الٰہی کی کثرت کرنا اور مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا فقر(یعنی تنگدستی) کو دُور کرتا ہے۔(اَلقَولُ البَدِیع ص۲۷۳)

دومدنی پھول:

(1) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا

(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ ، اُتنا ثواب بھی زیادہ

بیان سننے، کرنے کی نیتیں

(۱) نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گا(۲)علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہوسکا دوزانو بیٹھوں گا (۳) اہم اہم باتیں لکھوں گا(۴)صلو علی الحبیب، اذکر واﷲ ، توبوا الی اللہ وغیرہ سن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دلجوئی کیلئے بلند آواز سے جواب دوں گا(۵) میں بھی نیت کرتا ہوں کہ اللہ عزوجل کی رضا پانے اور ثواب کمانے

کیلئے بیان کروں گا(٦)دیکھ کر بیان کروں گا(٧)نیکی کا حکم دوں گا اور برائی سے منع کروں گا(٨) نظر کی حفاظت کا ذہن بنانے کی خاطر حتی الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

72مدنی انعامات کے رسالے کی ترغیب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پندرہویں صدی کی عظیم علمی و روحانی شخصیت شیخ طریقت امیر اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ نے ہمیں اس پُر فتن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مشتمل شریعت و طریقت کا مجموعہ بنام "مَدَنی انعامات" عطا فرمائے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کی دنیا و آخِرت بہتر بنانے کے لئے سوال نامے کی صورت میں اسلامی بھائیوں کے لیے 72مَدَنی انعامات پیش کئے گئے ہیں۔ایک مسلمان کے لئے مَدَنی انعامات پر عمل کس قدر ضروری ہے اس کا اندازہ آپ کو اسی وقت ہو سکتا ہے جب آپ مَدَنی انعامات کا بغور مُطالَعَہ فرمائیں گے آپ دیکھیں گے کہ ان مَدَنی انعامات میں فرائض و واجبات اور سُنَن و مُستَحَبات پر عمل کی ترغیب کے ساتھ ساتھ کہیں اخلاقیات کے حُصُول کے مَدَنی پھول خوشبو پھیلا رہے ہیں تو کہیں گناہوں سے بچنے اور آسانی سے نیکیاں کرنے کے طریقے اپنی بَرَکتیں لٹا رہے ہیں۔ترغیب و تحریص کے لیے ان مَدَنی انعامات میں سے ایک کے فضائل پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔اگر مکمل توجہ کیساتھ شرکت رہی تو ان شآء اللہ عزوجل آپ کا دل مَدَنی انعامات پر عَمَل کرنے لے لئے بے قرار ہ وجائے گا۔

شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ مَدَنی انعام نمبر 11میں فرماتے ہیں۔

(11) کیا آج آپ نے سنت کے مطابق بیٹھ کر مع پردے میں پردہ' کھانے پینے کے دَوران مٹی کے برتن استعمال فرمائے؟ نیز پیٹ کا قفلِ مدینہ لگانے (یعنی بھوک سے کم کھانے) کی کوشِش فرمائی؟

پیٹ کا قُفلِ مدینہ کیا ہے

اپنے پیٹ کو حرام غذا سے بچانا اور حلال خوراک بھی بھوک سے کم کھانا ''پیٹ کا قفلِ مدینہ'' لگانا ہے۔ پیٹ کا قفلِ مدینہ لگانے کی تڑپ رکھنے والوں کیلئے حُجَّۃُ الاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الوالی کا یہ ارشادِ صحّتِ بُنیاد بہترین رہنُما اصول ہے۔چُنانچِہ فرماتے ہیں ''' کھانے سے پہلے بھوک لگی ہوناضَروری ہے ' جو کوئی کھانا شروع کرتے وقت بھی بھوکا ہو اور ابھی بھوک باقی ہو اور ہاتھ کھینچ لے وہ ہرگز طبیب کا مُحتاج نہ ہو گا۔''(اِحیاء ُالعُلوم ج ص)

یاالٰہی! پیٹ کا قفل مدینہ کر عطا
از پئے غوث و رضا کر بھوک کا گوہَر عطا

اختیاری بھوک

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پیٹ بھر کر کھانا مُباح یعنی جائز ہے مگر ''پیٹ کا قفلِ مدینہ'' لگاتے ہوئے یعنی اپنے پیٹ کو حرام اور شُبُھات سے بچاتے ہوئے حلال غذا بھی بھوک سے کم کھانے میں دین و دنیا کے بے شُمار فوائد ہیں۔ کھانا مُیَسَّر نہ ہونے کی صورت میں مجبوراً بھوکا رہنا کوئی کمال نہیں 'وافِر مقدار میں کھانا موجود ہونے کے باوُجُود مَحض رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی خاطِر بھوک برداشت کرنا یہ حقیقت میں کمال ہے۔ چُنانچِہ روایت

ہے:''سرکارِ نامدار ' مدینے کے تاجدار' دو جہا ں کے مالِک و مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اختیاری طور پر بھوک برداشت فرماتے تھے۔''(شُعُبُ الایمان ج ص حدیث)

لُوٹ لے رَحمت ' لگا قفلِ مدینہ پیٹ کا
پائے گا جنّت ' لگا قفلِ مدینہ پیٹ کا

کئی کئی راتیں فاقہ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں ' شَہَنشاہِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کئی راتیں مسلسل فاقہ فرماتے۔آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اہلِ خانہ کو نانِ شَبینہ (یعنی رات کی روٹی)مُیَسَّر نہ آتی اور اکثر جو کی روٹی کھاتے۔(جامع تِرمذِی ج ص ، رقم الحدیث)

پیٹ پر دو پتھر

حضرتِ سیِّدُناابوطَلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' ہم نے مکّے مدینے کے شَہَنشاہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ ِبے کس پناہ میں بھوک کی شکایت کی اور اپنے پیٹوں پر ایک ایک پتھر بندھا ہوا دِکھایا۔سلطانِ بحرو بر' مدینے کے تاجوَر ' محبوبِ ربِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ و سلَّم نے اپنے شِکَمِ اَطْہَر سے کپڑا اٹھایا تو اُس پر دو پتّھربندھے ہوئے تھے۔حضرتِ سیِّدُنا امام تِرمذِی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ پتّھر بھوک کی سختی اور کمزوری کی وجہ سے پیٹ پر باندھے جاتے تھے۔(شمائل ترمذی ص ، رقم الحدیث)

آپ بھوکے رہیں اور پیٹ پہ پتھر باندھیں
ہم غلاموں کو ملیں خوان مدینے والے

حضرت موسٰی علیہ السلام کی بھوک شریف

حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام جب مَدْیَن کے کُنویں پر تشریف لائے تو کمزور ی کے باعِث ترکاری کی سبزی آپ علیہ السّلام کے پیٹ مبارک کے باہَر سے نظر آتی تھی۔ (شمائلِ رسول مُتَرجَم ص)اور جن چالیس دنوں میں ربُّ الانام عَزَّوَجَلّ َسے ہم کلام ہونے کا شَرَف پایا' آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے کچھ نہیں کھایا۔(اِحیاء ُالعُلُوم ج،ص)

حضرت داود علیہ السلام کی بھوک شریف

حضرتِ سیِّدُنا قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ' ''حضرت سیِّدُنا داود عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا لباس اُونی اور بچھونا بالوں سے بُنا ہوا تھا ' جَوشریف کی روٹی نمک کے ساتھ تناوُل فرماتے۔(شَمائلِ رسول مُتَرجَم ص)

حضرت عیسی علیہ السلام کی بھوک شریف

حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اپنے لئے کوئی گھر نہیں بنایا' جہاں نیند قد م بو سی کرتی آرام فرما لیتے' با لوں کا لباس زیبِ بَدَن کرتے اور دَرَخْتُ کے پتّے تناوُل فرماتے۔(اَیْضاً)

حضرت یحیٰی علیہ السلام کی بھوک شریف

حضرت سیِّدُنا یَحْیٰی عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا کھاناتَرگھاس تھا۔خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے اس قَدَر روتے کہ مبارَک رُخساروں پر نشان پڑ گئے تھے۔(اَیضاً)

فاقہ انبیاء کے صَدْقے میں
لذّتِ نَفْس سے بچا یاربّ!عزوجل

دو دن میں ایک بار کھانے کی پسند کا اظہار

ہمارے میٹھے میٹھے آقا، مدینے والے مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بھوک شریف اِختیاری تھی، چُنانچِہ حُضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، '' میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے میرے لیے یہ پیش فرمایا کہ میرے واسطے مکّہ مکرَّمہ کے پہاڑوں کو سونے کا بنا دیا جائے، مگر میں نے عرض کیا، یااللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے تو یہ پسند ہے کہ اگر ایک دن کھاؤں، تو دوسرے دن بھوکا رہوں، تا کہ جب بھوکا رہوں تو تیری طرف گریہ وزاری کروں اور تجھے یاد کر وں اور جب کھاؤں تو تیرا شکر وحمد کروں۔(جامع ترمذی ج ص رقم الحدیث)

سلام اُن پر شکم بھر کر کبھی کھانا نہ کھاتے تھے
سلام اُن پر غمِ اُمّت میں جو آنسو بہاتے تھے

دن میں ایک بار کھانا

روزانہ ایک مرتبہ کھانا سنّت ہے، چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خُدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے، رحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب صُبح کھانا کھا لیتے تو شام کو نہ کھاتے اور اگر شام کو تُناول فرما لیتے تو صُبح نہ کھا تے ۔(کنزالعُمّال ج ص رقم الحدیث)

دن میں تین بار کھانا کیسا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے یہاں عُموماً دن میں تین بار کھانے کا معمول ہے۔اگر چِہ یہ گناہ نہیں مگر سنّت بھی نہیں، کھانے پینے کے شوق نے یہ انداز دیا ہے۔یہ بات ذِہن نشین فرما لیجئے کہ جو جتنا زیادہ کھائے گا قیامت میں حساب اُس کے ذمّہ اُتنا ہی

زیادہ آئیگا۔روزانہ ایک بار کھاناہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی سنّتِ عادِیّہ ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اس سنّت پر عمل کرتے ہوئے کئی بُزُرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللہ تعالیٰ کادن میں صِرف ایک بار کھانے کا معمول رہا ہے۔تاہم اگر کوئی شخص اِس سنّت پر عمل نہ کرے تو اُس کو ملامت نہیں کی جائے گی۔وہ عاشِقانِ رسول جو سنّتوں کا بہُت درد رکھتے اور قدم قدم پر سنّت کی بات کرتے ہیں اُن کیلئے لمحہ فکرِیّہ ہے۔جو دن میں چار یا پانچ بار کھاتے ہیں اُن کیلئے ضَرور مقامِ افسوس ہے۔ایسے لوگوں کا دُنیوی طور پر کم از کم یہ نقصان تو ضَرور ہوتاہے کہ وہ اکثر پیٹ کی خرابی کے شاکی رہتے ہیں۔اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں' ''سلطانِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم کے وِصال ظاہِری کے بعد سب سے پہلی بِدْعَت ' پیٹ بھرکر کھانے کی پیدا ہوئی جب لوگوں کے پیٹ بھر جاتے ہیں توان کے نُفُس دنیا کی طرف سرکش ہو جاتے ہیں۔''(اس قول میں بدعتِ مُباحہ یعنی جائز بدعت مُراد ہے)(قُوتُ القُلوب ج ص)

روزانہ تین بار کھانے والے کی مذمت

حضرتِ سیِّدُنا سَہْل بن عبداللہ تُستَری رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ سے کسی نے اِستِفسار (اِسْ۔تِفْ۔سار)کیا ' دن میں ایک بار کھانا کیسا ہے؟ فرمایا ' یہ صِدّیقین (جو اولیائے کرام کی سب سے افضل قِسم ہے اُن)کا کھانا ہے۔عرض کیا ' دن میں دوبار کھانا کیساہے؟ فرمایا' یہ مؤمنین کا کھانا ہے۔عرض کیا' اگر کوئی دن میں تین بار کھائے تو؟ فرمایا ' ایسے شخص کے گھر والوں کو چاہئے کہ اُس کو تھان (یعنی مَویشیوں کے طوَیلے)میں رکھیں۔(جہاں جانوروں کی طرح ہر وقت کھاتا پیتا رہے!) (رسالۃُ القُشَیرِیّہ ص)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!سیّدُنا سَہل بن عبداللہ تُستَری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اولیائے صِدّیقین میں سے تھے۔ خود بیس بیس دن تک کھانا نہیں کھاتے تھے مگر عام مسلمانوں کیلئے دو وقت کے کھانے کو اُنھوں نے مَعیوب نہیں رکھا کیوں کہ صِرف ایک بار کھا کر سارا دن گزارنا' کام دھندا اور محنت و مَشقّت کرنا ہر ایک کے بس کا روگ نہیں۔البتّہ دن میں تین بار کھانا ان کو سخت نا پسند تھا جیسا کہ ان کے ارشاد سے ظاہِر ہے۔

مُجھ کو بھوک و پیاس سہنے کی خدا توفیق دے
گُم تِری یادوں میں رَہنے کی سدا توفیق دے

ساری رات کی عبادت سے افضل

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الوالی نَقْل کرتے ہیں ' حضرتِ سیّدُنا ابوسُلَیمان علیہ رحمۃُ المنّان فرماتے ہیں'مجھے رات کے کھانے میں سے ایک لُقمہ کم کر دینا ساری رات کی عبادت سے زِیادہ عزیز ہے۔مزید فرماتے ہیں ' بھوک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے اور یہ صِرف اپنے پسند یدہ بندوں ہی کو عطا فرماتا ہے۔(اِحیاء ُالعُلُوم ج ص)

دعا ہے کچھ نہ کچھ لقمے خدا کے واسطے چھوڑوں
رِضائے حق کی خاطِر لذّتِ دنیا سے منہ موڑوں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!کاش ! ہمیں بھی اختیاری بھوک یعنی قصداً کم کھانے کا مدنی خزینہ اور پیٹ کا قفلِ مدینہ نصیب ہو جاتا ! سبحٰنَ اللہ! اللہ والوں کے نزدیک بھوک رحمت کا خزانہ ہے اور یہ خزانہ صِرف نیک بندوں کو نصیب ہوتا ہے اور جس کو نصیب ہوتا ہے

وہ اس خزانے کے شکرانے میں کیا کرتا ہے وہ اِس حکایت سے سمجھئے۔چُنانچِہ

بھوک کا خزانہ اوراس کا شکرانہ

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم علیہ رحمۃُ اللہِ المعظّم بَلخ کے بادشاہ تھے' مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بادشاہی تَرُک کر کے فقیری اختیار کر لی تھی۔ایک روز آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کھانے کیلئے کچھ نہ ملا ' آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اِس کے شکرانے میں چارسو رَکْعَت نَفْلُ ادا کئے۔دوسرے روز بھی کھانا نہ پایا تو اِسی طرح چارسو رَکْعَت نمازِ شکرانہ ادا کی'سات روزتک یہی ہوا'کمزوری بڑھی تو بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کیا' یاربَّ العزّت ! تیری عبادت پر قوّت حاصِل کرنے کیلئے کچھ کھانے کیلئے عنایت ہو جائے تو کرم ہوگا۔اُسی وقت ایک نوجوان نے حاضِر ہو کر عرض کیا' حُضُور! ہمارے گھر آپ کی دعوت ہے' قدم رَنجہ فرما دیجئے۔آ پ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُس کے ہمراہ تشریف لے گئے۔جب اُس نوجوان نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بغور دیکھا تو بے ساخْتہ پکار اُٹھا 'حُضُور ! میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بھاگا ہوا غلام ہوں اور جو کچھ میرے پاس ہے وہ سب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہی کا ہے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا' میں نے تم کو آزاد کیا اور جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ سب تم کو بخشا۔اُس کی اجازت لیکر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وہاں سے رُخصت ہوئے اور بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی' یااللہ!عَزَّوَجَلَّ میں اب تیرے سوا کسی کو نہ چاہوں گا کہ میں نے تو تجھ سے صِرف روٹی کا ٹکڑا مانگا تھا مگر تو نے اتنی ساری دنیا میرے سامنے کر دی!(تذکرۃُ الااولیاء ص)

کثرتِ دولت کی آفت سے بچانا یا خدا دے مجھے عشقِ محمّد کا خزانہ یا خدا

ایک خراب لقمہ کی تباہ کاریاں

جو ہاتھ میں آیا بے سوچے سمجھے پیٹ میں اُنڈیلتے' دھکیلتے رہنا تشویشناک ہے' چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا مَعروف کَرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ' صِرف ایک خراب لُقمہ بعض اوقات دل کی کیفیت کو اس قَدر تباہ کر دیتا ہے کہ پھرعُمُر بھر دل راہِ راست پر نہیں آتااور بعض اَوقات یوں بھی ہوتا ہے کہ وُہی خراب لقمہ سال بھر تک تہجُّد کی نعمت سے آدَمی کو محروم کر دیتا ہے۔نیز بعض اوقات ایک بار بد نگاہی کرنے والا عرصہ تک تلاوتِ قراٰن کی سعادت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔(منھاجُ العابدین ص)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

چالیس دن کی نمازیں نامقبول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائی! جن کوعبادت و تلاوت میں دل نہ لگنے' نعت شریف و دعاء میں سوزو رِقّت نہ ملنے اور ہزار جتّن کے باوُجودتہَجُّد میں آنکھ نہ کھلنے جیسی شکایات ہیں اُن کیلئے حضرتِ سیِّدُنا مَعروف کَرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بیان میں عبرت کا بَہُت کچھ سامان ہے۔رِزقِ حرام سے ہر ایک کو بچنا لازم ہے ورنہ تباہی و بربادی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئیگا۔اللہ کے پیارے رسول' رسولِ مقبول' سیِّدہ آمِنہ کے گلشن کے مہکتے پھول عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم و رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ارشادِ عبرت بُنیاد ہے' جس نے حرام کا ایک لقمہ کھایااُس کی چالیس دن کی نَمازیں قَبول نہیں کی جائیں گی اوراس کی دعاء چالیس دن تک نامقبول ہو گی۔(فردوس الاخبار ج ص رقم الحدیث)

لقمہ حرام کی سزا

منقول ہے' ''انسان کے پیٹ میں جب حرام کا لُقمہ پڑتا ہے' زمین و آسمان کا ہرفرِشتہ اُس

پر اُس وقت تک لعنت کرتا ہے جب تک کہ وہ حرام لقمہ اُس کے پیٹ میں رہے اور اگر اسی حالت میں مر گیا تو اس کا ٹھکانہ جہنّم ہو گا۔(مُکاشَفَۃُ القُلُوب)

چار نصیحتیں

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم علیہ رحمۃ اللّٰہ ِالاعظم فرماتے ہیں، میں کوہِ لبنان میں کئی اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی کی صُحبت میں رہا۔ ان میں سے ہر ایک نے مجھے یِہی وصیَّت کی کہ جب لوگوں میں جاؤ تو ان چار باتوں کی نصیحت کرنا:

(1) جو پیٹ بھر کر کھائے گا اُسے عبادت کی لذّت نصیب نہیں ہوگی۔

(2) جو زِیادہ سوئے گا اُس کی عُمُر میں بَرَکت نہ ہوگی۔

(3) جو صِرْف لوگوں کی خُوشنودی چاہے وہ رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے مایوس ہو جائے گا۔

(4) جو غیبت اورفُضُول گوئی زیادہ کریگا وہ دینِ اسلام پر نہیں مرے گا۔ (مِنہاج العابدین ص)

بُرے خاتمے کا خوف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ حقیقت ہے کہ ڈٹ کر کھانے سے پیٹ بھاری ہو جاتا، اَعضاء ڈھیلے پڑجاتے اور بدن سُست ہو جاتا ہے اور عبادات میں دل جَمعی نصیب نہیں ہوتی، اِس کا تجربہ(تَجْ۔ رِ۔بَہ)رَمَضانُ الْمُبارَک کی تراویح میں بَہُت سوں کو ہوتا ہوگا۔کیوں کہ''فُوڈ کلچر ''کا دَور ہے، دَسیوں قسم کی غذائیں ٹُھونس ٹُھونس کر پیٹ میں بھر دی جاتی ہیں، نتیجۃً پھر کباب سموسے اور پکوڑے وغیرہ پیٹ میں ''گُڑ گُوں''کرتے، ٹھنڈے میں ٹھنڈا پانی، مزیدار شربت اور کھٹی چیزوں کے بے تحاشہ استِعمال کے سبب کھانسنے، کھنکارنے اور ڈکار نے سے آج کل مسجدیں گُونج رہی ہوتی ہیں نیز اگر کسی ایک کو کھانسی آتی ہے تو غالِباً نفسیاتی طور پر دوسرے کو بھی آنے لگتی ہے اور یوں کھانسی کے شور میں اضافہ

ہوتا چلا جاتا ہے حضرتِ سیّدُنا ابراہیم اَدہم علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الاعظم کا چوتھا ارشاد بھی انتہائی تشویش ناک ہے کہ جو غیبت اور فُضُول گوئی زیادہ کریگا وہ دینِ اسلام پر نہیں مریگا۔آہ! شاید لاکھوں مسلمانوں میں کوئی ہوگا جوآج غیبت و فُضُول گوئی سے بچنے کا ذِہن رکھتا ہو ۔یااللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا ایمان سلامت رکھ۔اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

مسلماں ہے عطّاؔر تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتِمہ یاالٰہی عزوجل

دین کا غلاف

حضرتِ سیّدُناحاتِمِ اَصَمّ رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں ایک شخص نصیحت کا طالِب ہوا' فرمایا' دین کی حفاظت کیلئے قراٰن پاک کی طرح غِلاف بناؤ۔عرض کیا' دین کا غِلاف کیا ہے؟ فرمایا' ضَرورت سے زیادہ باتیں کرنے سے بچنا ' لوگوں سے بے ضَرورت میل جول نہ رکھنا اور ضَرورت سے زیادہ نہ کھانا۔مزید فرمایا' اگر تم لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں شاہِ خیرُ الْاَنام اور صَحابہ کرام صلی اللّٰہ تعالیٰ وعلیہ واٰلہٖ وسلّم و علیہم الرضوان کے ساتھ اہلِ ایمان کی جنّت میں کیسی مِہمانی ہوگی تو اس دنیا کی چند روزہ زندگی میں کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہ کھاتے۔(تذکِرۃ الواعظین ص)

عبادت کی مٹھاس

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیّدُنا امام محمدغَزالی علیہ رحمۃ الوالی فرماتے ہیں' پیٹ بھر کر کھانے سے عبادت کی حَلاوت مَفقُود (یعنی مٹھاس غائب)ہو جاتی ہے۔امیرُ المؤمِنین سیّدُنا صِدّیقِ اکبر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا' جب سے مسلمان ہوا ہوں کبھی پیٹ بھر کر نہیں کھایا ' تا

کہ عبادت کی حَلاوت (مٹھاس)نصیب ہو اور جب سے میں مسلمان ہوا ہوں دیدارِ اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ کے جام پینے کے شوق میں کبھی سَیر ہو کر نہیں پیا۔(مِنہاجُ العابِدین ص)

بھوک کی اور پیاس کی مولیٰ مجھے سوغات دے
یا الٰہی ! حَشر میں دیدار کی خیرات دے

حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد ہے' عبادت ایک فَن ہے جس کے سیکھنے کی جگہ خَلوَت (یعنی تنہائی)ہے اور اس کا اَوزار بھوک ہے۔(اَیضاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

قیامت میں کون بھوکا ہوگا

حضرتِ سیِّدُنا ابو جُحَیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے' میٹھے میٹھے مصطفٰے ' سلطانِ انبیاء ' سرورِ ہر دَوسرا' حبیبِ کبریا' عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے ' '' بَہُت سے لوگ دنیا میں عمدہ خُوراک کھانے والے اور آسُودَہ زندَگی گزارنے والے ہیں مگر قیامت کے دن وہ بھوکے ننگے ہوں گے۔''

(شُعَبُ الایمان ج ص ، رقم الحدیث)

بُھوک کی نعمت بھی دے اور صَبْر کی توفیق دے
یا خدا ہر حال میں تو شُکر کی توفیق دے

بھوک کے دس فوائد

(1)دل کی صفائی (2)رِقّتِ قلبی (3)مَساکین کی بھوک کا اِحساس (4)آخِرت کی بھوک و پیاس کی یاد (5) گناہوں کی رَغبت میں کمی (6)نیند میں کمی (7)عبادت میں آسانی

(8) تھوڑی روزی میں کِفایت (9) تندُرستی (10) بچا ہوا خیرات کرنے کا جذبہ۔(اِحیاءُ الْعُلوم ج ص تا سے مختصر کرکے)

حُجَّۃُ الاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غَزالی علیہ رحمۃ الوالی فرماتے ہیں، بُزُرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ الْمُبِین فرماتے ہیں' اَلْجُوْعُ رَأْسُ مَالِنَا یعنی بھوک ہمارا بہترین سرمایہ ہے۔اس سے مراد یہ ہے کہ ہمیں جو وسعت ، سلامتی ، عبادَت، حَلاوت اور علمِ نافِع حاصِل ہوتا ہے یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے بھوک اور اس پر صَبْر کرنے کے سبب حاصِل ہوتا ہے۔
(منہاج العابدین ص)

بھوک سرمایہ بنے میرا خدائے ذُوالجلال
از طُفیلِ مصطفٰے کر بھوک سے مجھ کو نِہال

بروزِ قیامت ضِیافت

مشہور تابِعی حضرتِ سیِّدُنا کعبُ الاَحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ، بروزِ قیامت مُنادی ندا دے گا ، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے بھوکے پیاسے رہنے والو اُٹھو! یہ سن کر بھوک سہنے والے آکر دسترخوان پر بیٹھ جائیں گے جبکہ دوسرے لوگوں کا ابھی حساب کتاب جاری ہو گا۔(نُزہۃ المجالس ج اول ص)

گدا بھی مُنتَظِر ہے خُلد میں نیکوں کی دعوت کا
خُدا دن خیر سے لائے سخی کے گھر ضِیافت کا

بدن کی اصلاح

امیرُالْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ''تم پیٹ بھر

کر کھانے پینے سے بچو کیونکہ یہ جسم کو خراب کرتا' بیماریاں پیدا کرتا اور نماز میں سُستی لاتا ہے اور تم پر کھانے پینے میں مِیانہ رَوی لازِم ہے کیونکہ اس سے جسم کی اِصلاح ہوتی اور فضول خرچی سے نجات ملتی ہے۔(کنزُالعُمّال ج ص رقم الحدیث)

شکم سیری کی چھ آفتیں

حضرتِ سیِّدُنا ابوسُلَیمان دارانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی فرماتے ہیں' پیٹ بھر کر کھانے میں چھ آفتیں ہیں'

(1)مُناجاتِ خدا وندی عَزَّوَجَلَّ سے محرومی (2)علم وحکمت کی حفاظت میں مشکِلات (3)مخلوق پر شَفقت سے دوری۔کیوں کہ شکم سیر سمجھتا ہے سبھی کا پیٹ بھرا ہوا ہے یوں مسکینوں اور بھوکوں کی ہمدردی کم ہو جاتی ہے۔(4)عبادت بوجھ محسوس ہونے لگتی ہے۔(5)خواہِشات کا ہُجوم ہوتا ہے۔(6)نَمازی مساجِد کی طرف جا رہے ہوتے ہیں اور زیادہ کھانے والے بیتُ الخَلا کے چکّر لگا رہے ہوتے ہیں۔(اِحیاءُ العُلُوم ج ص)

کھانا عقل کو کھا جاتا ہے

ابنِ نَجیح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں ' امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا' جب دُنیا کا کوئی اَہَمّ کام آجائے تو اسے پورا کرنے سے پہلے کھانا مت کھاؤ کیوں کہ فَاِنَّ الْاَکْلَ یُغَیِّرُالْعَقْلَ یعنی کھانا عَقْل کو کھا جاتا ہے۔(مناقبِ ابی حنیفہ لِلکُردی ص)

دل کی سختی کے اسباب

حضرتِ سیِّدُناسُفیان ثَوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ' دل کی سختی کے دو اسباب ہیں'(1)پیٹ بھر کر کھانا۔(2)زِیادہ بولنا۔

یاوہ گوئی کی ، ڈٹ کے کھانے کی
دُور عادت ہو یا خدا یا ربّ!

سات لقمے

امیرُ الْمُومنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سات یا نو لقموں سے زیادہ کھانا نہیں کھاتے تھے۔(اِحیاء ُالعُلُوم ج ص)

موت کے وقت بدبو

امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ، اپنے آپ کو پیٹ بھر کر کھانے سے بچاؤ کہ یہ زندگی میں بوجھ اور موت کے وقت بد بُو ہے۔(اِحیاء ُالعُلوم ج ص)

کھانا زیادہ تو کمانا بھی زیادہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سچ فرمایا سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے،واقعی پیٹ کا قفلِ مدینہ نہ لگانا اور خوب شِکَم سیر ہو کر کھانا زندگی میں بوجھ بنا رہتا ہے کہ زیادہ کھانا ہو تو اس کے لئے زیادہ کمانا پڑتا ہے ، خوب محنت سے پکانا پڑتا ہے، پھر پیٹ میں دیرتک اُس کا بوجھ اُٹھانا پڑتا ہے ، زیادہ کھانا نظامِ اِنْہِضام کومُتأثِّر کرتا ہے، لٰھذا قبض، گیس اور نہ جانے پیٹ کی کتنی تکلیفیں اُٹھانی پڑتی ہیں۔اَلغَرَض زیادہ کھانے میں خریداری پر بھی خرچ زِیادہ، لمحہ بھر زبان کے ذائقے کے بعد حلْق سے نیچے اُترتے ہی لذّت کا خاتِمہ اور دیر تک پیٹ میں''گڑ بڑ '' کا بوجھ،مزید بوجھ بڑھنے پر ڈاکٹروں اور دواؤں وغیرہ کے اَخراجات کا بوجھ۔تو یوں سب بوجھ بوجھ اور بوجھ ہی ہے۔کاش !چند لمحات کی لذّات کی خاطِر تاحیات بوجھ اور موت کے اَوقات کی بدبو جیسے خَطرات سے بچنے کا ذِہن بنانے

میں ہم کامیاب ہو جاتے!

عبادت کی لذت سے محرومی

منقول ہے، اگر تُو پیٹ بھر کر کھانے کا عادی ہے تو لذّتِ عبادَت کی اُمّید نہ رکھ ، اور عبادَت کے بِغیر دِل میں نور کیسے پیدا ہوسکتا ہے؟ اور اگر عبادَت ہی بے لذّت ہو تو ایسی عبادَت سے دل میں نور کس طرح آسکتا ہے ؟(مِنہاجُ العابِدین ص)

کم کھانے کی عادت بنانے کا طریقہ

زیادہ کھانے کی عادت والا پیٹ کا قُفلِ مدینہ لگاتے ہوئے اگرجذبات میں آکر ایک دم کھاناکم کر دیگا تو قَوی امکان ہے کہ کمزور ہو جائے اور اُس کا حوصَلہ بھی پَست ہونے لگے ، لِہٰذا تھوڑا تھوڑا کم کرے۔مَثَلًا ایک دن میں 12 روٹیاں کھاتا ہے اور اپنے آپ کو 6 روٹیوں پر لانا چاہتا ہے تو ان 12 روٹیوں کو 60 حصّوں میں تقسیم کر لے اور روزانہ ایک حصّہ کم کرتا جائے یعنی پہلے دن59ٹکڑے کھائے، دوسرے دن 58،اس طرح ایک ماہ میں 30ٹکڑوں یعنی 6 روٹیوں تک پُہُنچ جائیگا اور اِن شآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کمزوری وغیرہ بھی نہیں ہو گی۔اگر صِرف چاول کھاتا ہے تو اس کی بھی اِسی طرح ترکیب کی جاسکتی ہے، مَثَلًا روزانہ ایک لُقمہ کم کرتا رہے اوراس طرح مطلوبہ مقدار پر پہنچے اور دل مضبوط رکھے، یہ نہ ہو کہ لذیذ غذا سامنے آگئی یا دعوت میں پہنچے اور نَفْس نے کہا کہ آج زیادہ کھا لے کل پھر اپنے معمول پر آجانا تو اگرنَفْس کی باتوں میں آ گئے پھر استِقامت مُشکِل ہے، چاہے کتنا ہی لذیذ ترین کھانا سامنے آجائے جو اپنے معمول پر ڈٹا رہے وُہی کامیاب ہے۔ہاں جب کم کھانے کی عادت میں پکّا ہو گیا اب اگر کبھی دعوت وغیرہ میں معمول سے ہٹ کر کچھ زائد کھالیاتو اِن شآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ رُکاوٹ نہیں ہو گی۔

بھائیو بہنو سبھی عادت بناؤ بھوک ی
پاؤ گے رَحمت ذرا زحمت اُٹھاؤ بھوک کی

کھانے کی مِقدار مُقرّر فرمالیجئے

اپنے لئے کھانے کی مقدار (مثلاً آدھی روٹی'ایک چمچ چاول' سات قَتلے کدّو شریف' بڑی ہو تو ایک ورنہ دو بوٹیاں'ایک ٹکڑا آلو' تین چمچ شوربہ وغیرہ)مقرّر فرما لیجئے کہ اِتنا کھانے کے بعد چاہے کتنی ہی بھوک باقی رہ جائے مزید نہیں کھاؤں گا۔چُنانچِہ جب بھی کھانے بیٹھیں توممکنہ صورت میں طے شدہ مقدار میں کھانا پہلے ہی سے اپنی رِکابی میں الگ کر لیجئے کہ پیٹ کا قفلِ مدینہ لگانے کے خواہش مند کیلئے شاید اِس سے بہتر کوئی طریقہ نہیں۔ہاں اگر نَفس نے اپنی رِکابی میں زیادہ ڈلوا بھی دیا تو کم کر دیجئے۔ایک بار لے چُکیں پھر چاہے لاکھ خواہِش ہو مزید کھانا مت لیجئے ورنہ نَفس مُطالَبات بڑھاتا چلا جائیگا!کبھی کہے گا' ایک بوٹی اور اُٹھا لو' کبھی کہے گا آلو لے لو ' ایک چمچ دال مزید ڈال لو وغیرہ۔دعوتوں میں بھی اس اندازکو ملحوظ رکھئے۔کیوں کہ''پیٹ کا قفلِ مدینہ'' لگانے یعنی بھوک سے کم کھانے کی ابھی تک جس کی عادت نہیں بنی وہ اگر عام رَواج کے مطابِق بڑے برتن سے بار بار تھوڑا تھوڑا نکالتا رہے گا تو اندیشہ ہے کہ نَفس اُس کو بُھلا وے میں ڈال کر زیادہ کھلا دے۔اگر تھال میں سب ملکر کھا رہے ہوں اور اپنا ئیت کی فضاء ہو مثلاًسنّتوں کی تربیّت کا مَدَنی قافلہ ہو یا دعوتِ اسلامی کے جامِعۃُ المدینہ کا مدنی ماحول۔تو جو اسلامی بھائی یا طالبِ علم ''پیٹ کا قفلِ مدینہ'' لگانا چاہے وہ ''مَدَنی انعامات'' کے مطابِق تھال میں سے اپنے مٹّی کے برتن میں ضَرورت کا کھانا نکا ل لے

مگر تھال کے قریب بیٹھ کر مل کر ہی کھائے۔ایسے موقع پر اگر ساتھ والوں کو ناگوار ہو تو سب کے ساتھ مل کر تھال ہی میں کھائے۔لھٰذا سب سے محفوظ طریقہ بھی یہی ہے کہ کھانے کے نوالے مخصوص کر لے مثلاً 12 نوالوں کی عادت بنائی ہے تو سب کے ساتھ مل کر کھانے میں ان شآء اللہ عَزَّوَجَلَّ کوئی دشواری نہ ہوگی کہ تصوُّر میں گِن کر نوالے پورے کئے جا سکتے ہیں۔

بھوک کا یا الٰہی قَرینہ ملے   استِقامت کا مَدَنی خزینہ ملے
پیٹ کا مجھ کو قفلِ مدینہ ملے   حِرصِ لذّاتِ دنیا کبھی نا ملے

خلط(MIX)کرکے بھی کھانا کھا سکتے ہیں

اگر گھر میں کئی قسم کے کھانے ہیں مثلاً روٹی، چاول، سالن،سموسے مٹھائی وغیرہ۔تو یوں بھی ہو سکتا ہے کہ حسبِ ضَرورت سب میں سے تھوڑا تھوڑا ایک ہی برتن میں نکال لیجئے اور ان سب کو آپَس میں خَلْط مَلْط کر لیجئے اس طرح اگر لذّت کم بھی ہو جائے تو حَرَج نہیں کہ ان شآء اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے نَفْس کچھ نہ کچھ دبے گا۔مگر عام دعوت میں احتیاط فرمایئے۔ہاں اگر مَدَنی ماحول ہی میں دعوت ہے اور آپ جانتے ہیں کہ میزبان کو بُرا محسوس نہیں ہوگا اور ریا کاری میں پڑنے کا بھی خطرہ نہیں تو ملا دینے میں مُضَایَقہ نہیں۔بہتر ہے کہ کوئی ایک اسلامی بھائی میزبان سے یہ کہہ دے ' ''جو جس طرح کھانا چاہے اُسے اُس طرح کھانے کی اجازت دے دیجئے۔''اب اگر وہ ہاں کہہ دے تو سب کیلئے اجازت ہو گئی۔کسی نے سگِ مدینہ کو بتایا تھا کہ میں نے ایک صاحِب کو دیکھا کہ

جب دسترخوان پر انواع واَقسام کے کھانے آئے تو انہوں نے سب میں سے تھوڑا تھوڑا لیکر اپنی رکابی میں ڈال کر مِلا دیا! کسی نے اظہارِ تعجّب کیا، تو کہنے لگے، '' پیٹ میں جا کر سارے کھانے مل ہی جاتے ہیں میں نے پہلے ہی سے مِلا لئے۔''

نَفس کی چال میں نہ آئیں کاش!
ڈٹ کے کھانا کبھی نہ کھائیں کاش!

دُوسروں کی موجودگی میں کم کھانے کا طریقہ

دوسروں کی موجودَگی میں ریاکاری یا میزبان وغیرہ کے اِصرار سے بچنے کیلئے ایک طریقہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تین انگلیوں سے چھوٹے چھوٹے نوالے لیکر خوب چبا کر کھایئے اور ہمیشہ ان سنّتوں کا خیال رکھئے۔ بالخصوص دعوتوں میں اکثر لوگ جلد جلد کھاتے ہیں لھٰذاہو سکتا ہے کھانے کی مشغولیت انہیں آپ سے بے توجُّہ رکھے۔اگر پھر بھی آپ خود کو جلد فارِغ ہوتا محسوس فرمائیں تو اطمینان سے ہڈّیاں چُوستے رہئے۔امّید ہے اس طرح آپ سب کے ساتھ فراغت حاصِل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔سب کے سامنے جلدی جلدی ہاتھ کھینچ لینا اگر ریا یعنی دکھاوے کی خاطِر ہو کہ لوگ سمجھیں کہ نیک آدمی ہے اور تقوے کی وجہ سے کم کھاتا ہے تو ایسا کرنا حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ رِیا کاری سے اپنے آپ کو بچانا بہت ضَروری ہے۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے ' اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس عمل کو قبول نہیں فرماتا جس میں ایک ذرّہ کے برابر بھی ریاء (یعنی دِکھاوا) ہو۔ (التَّرغیب وَالتَّرھیب ج ص)

اگر کوئی تَحدیثِ نعمت کیلئے یا پیشوا اپنے ماتَحتوں، استاذ اپنے شاگردوں اور پیر اپنے مریدوں کی ترغیب کیلئے اپنا عمل ظاہِر کرے تو مُضایَقہ نہیں۔مگر یہاں اچّھی طرح غور کرنا ہوگا کہ واقعی تَحدیثِ نعمت یا ترغیب مقصود ہے یا نہیں۔اگر دل کی گہرائی میں بھی اپنی پارسائی کا سکّہ بٹھانے کی نیّت چُھپی ہوئی ہو تو پھر ریا کاری اور جہنّم کی حقداری ہے۔

اِخلاص قَبولیَّت کی کُنجی ہے

بے شک عمر بھر ڈٹ کر کھائے تب بھی گنہگار نہیں اور اگر زندگی میں ایک بار بھی رِیا کار بنا تو گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہے۔اسلامی بھائیوں کے سامنے تو سنبھل کر تھوڑا سا کھائے تا کہ یہ تأثُّر قائم ہو کہ واہ بھئی ! اِس نے پیٹ کا قفلِ مدینہ لگایا ہوا ہے اور پھر ''کھاؤں کھاؤں '' کرتا ہوا گھر پہنچے اور بھوکے شیر کی طرح غذاؤں پر ٹوٹ پڑے ایسا شخص پکّا ریا کار اور دوزخ کا حقدار ہے۔بے شک وہ اسلامی بھائی بَہُت عَقلمند ہے جو دوسروں کے سامنے اس طرح کھائے کہ اُس کی کم خوری کا کسی کو اندازہ نہ ہو سکے اور گھر وغیرہ میں خوب اچّھی طرح پیٹ کاقفلِ مدینہ لگائے رکھے۔عمل صِرف و صِرف اللہ عزوجل کی رِضا کیلئے ہونا چاہئے کہ اخلاص قبولیّت کی کُنجی ہے۔

ریا کاریوں سے بچا یا الٰہی کر اخلاص مجھ کو عطا یا الٰہی

کم کھانے والے کا امتحان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جوپیٹ کا قفلِ مدینہ لگانے یعنی کم کھانے کی عادت بنانے کے لئے رِیاضت کا آغاز کرے اُس کا امتحان یو ں بھی ہو سکتا ہے کہ ابتِداءً نَقاہت محسوس ہو، مزاج چِڑ چِڑا ہونے لگے ، بعض ہمدرد بھی سمجھانے لگیں، کمزوری سے ڈرانے لگیں اور اس طرح نفسیاتی دباؤ بڑھے۔پھر کم کھانے کی بَرَکت سے نظامِ اِنْہِضام(اِن۔ہِ۔ضام)

میں بہتری آنے کے سبب ہو سکتا ہے کھانا جلد ہَضْم ہواور جلدی جلدی بھوک لگنے لگے اور اس طرح کھانے کی رغبت مزید بڑھنے لگے۔نیز جب بھی کہیں کھانا پک رہا ہو گا تو اُس کی خوشبو سے مَشامِ دماغ معطّر ہو جائینگے اور منہ سے رال ٹپک پڑے گی' جی چاہے گا بس آج تو ڈٹ کر کھا ہی ڈالوں۔اِسی طرح گھر میں انواع و اقسام کی غذائیں ' اُن کی خوشبوئیں بالخصوص رَمَضانُ الْمُبارَک میں بوقتِ افطار شدید بھوک پیاس اورسامنے لذیذ کھانوں کا طباق اوربقَرہ عید میں گوشت کے انبار' سیخ پر چڑھی ہوئی بوٹیوں کے بُھوننے کی بھوک بھڑ کانے والی خوشبو میں بَسے ہوئے دھوئیں اورقسم قسم کے پکوان آپ کا امتحان لیتے رہیں گے' مگر آپ ہمّت نہ ہاریئے 'اِس فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کو یاد کرتے رہیئے' اَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ اَحْمَزُ ھَا یعنی عبادتوں میں افضل عبادت وہ ہے جس میں زَحمت (یعنی تکلیف)زیادہ ہے۔(کشفُ الخفاء ج ص)

مسلسل چالیس دن تک کم کھالیجئے

ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ چند روز پیٹ کا قُفلِ مدینہ لگا رہے اور پھر استِقامت نہ رہے اور خوب کھانے پینے کا سلسلہ شروع ہو جائے مگر آپ ہمّت مت ہاریئے'جِدّوجُہد جاری رکھئے' بار بار نئے سرے سے ترکیب بناتے رہیئے۔مَثَلاً کبھی نیّت کر لیجئے کہ بسم اللہ کے سات حُرُوف کی نسبت سے سات دن پیٹ کا قُفلِ مدینہ لگاؤں گا۔اس طرح ربیعُ النُّور شریف کے 12 دن'شَعْبانُ الْمُعَظَّم کے 15 دن' رَمَضانُ الْمُبارَک کا آخِری عشرہ پیٹ کا قُفلِ مدینہ لگا لیجئے۔کوشِش کیجئے کہ کبھی مسلسل 40 دن تک کم کھانے کی بھی سعادت مل جائے۔ان شآء َ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے استِقامت بھی مل جائے گی۔جیسا کہ

حضرتِ سیِّدُنا وَھب بن مُنَبِّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ''بندہ جس کسی چیز کو چالیس دن تک اپنی عادت بنا لے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اسے (یعنی اُس چیز کو)اس کی طبیعت بنا دیتا ہے۔(رسالۃالقُشَیرِیّہ ص)

میں کم کھانا کھانے کی عادت بناؤں خدایا کرم! استقامت بھی پاؤں

کم کھانے پر استقامت پانے کیلئے

پیٹ کا قفل مدینہ لگ جائے اور بھوک سے کم کھانے کی عادت پڑ جائے اِس نیّت سے کبھی کبھی دو رکعت صلوٰۃُ الحاجت (عام نوافِل کی طرح)ادا کر کے اور کبھی یوں ہی پیٹ کا قفلِ مدینہ پر استِقامت اور کھانے کی حِرص و رغبت دور ہونے کیلئے دعا کر لیجئے۔نیز فیضانِ سنّت کا یہی باب یعنی ''پیٹ کا قفلِ مدینہ'' ہر ماہ یا جب کھانے کی حِرص پھر اُبھرنے لگے توکم از کم ایک بار پڑھ یا سُن لیجئے نیز اِحیاء ُالعُلُوم ج سے بھی شِکم سَیری کی آفتوں والا مضمون پڑھ لیجئے۔تو اِن شآء َاللہ عَزَّوَجَلَّ بہُت فائدہ ہو گا۔اوریہ بات اچّھی طرح ذِہن نشین کر لیجئے کہ پیٹ کا قفلِ مدینہ یعنی بھوک سے کم کھانا آپ کو صِرف چند روزدشوار معلوم ہو گا ، وہ بھی زیادہ تر اُس وقت جب تک کہ دسترخوان پر بیٹھے رہیں گے ، دسترخوان بڑھا لینے کے بعد اِن شآء َاللہ عَزَّوَجَلَّ بیٹھے رہیں گے ، دسترخوان بڑھا لینے کے بعد اِن شآء َاللہ عَزَّوَجَلَّ تو جُّہ ہٹ جائے گی۔اِس کے بعد جب پیٹ کے قفلِ مدینہ کی عادت پڑ جائے گی اور اس کی بَرَکتوں کا مُشاہدہ فرما لیں گے توزیادہ کھانے کو اِن شآء َاللہ عَزَّوَجَلَّ جی بھی نہیں چاہے گا۔آپ ہمّت کیجئے اِن شآء َاللہ عَزَّوَجَلَّ دشواری کے بعد آسانی ہو ہی جائے گی۔اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:۔

فَاِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ یُسۡرًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ یُسۡرًا ؕ﴿۶﴾ (پ۳۰ سورۃ الم نشرح آیت۵،۶)

ترجمہ کنزالایمان: تو بے شک دُشواری کے ساتھ آسانی ہے، بے شک دشواری کے ساتھ اور آسانی ہے۔

کڑوی نصیحت

اگر بھوک سے کم کھانے کی ابھی تک ترکیب نہیں بھی تھی تو جس کا مَدَنی ذِہن ہو گا وہ خود ہی اِنْ شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی ترکیب بنا لے گا اور پیٹ کا قفلِ مدینہ لگا لے گا اور اگر عزمِ مُصَمَّم ہوا تو اس کا طریقِ کار بھی خود ہی وَضْع کر لے گا۔اور جو بے چارہ ''جُوعُ الکَلْب'' کا مریض اور زیادہ کھانے پر حریص ہو گا اُس کیلئے ڈھیروں تحریرات اور مُتَعَدَّد بیانات بھی ناکافی ہیں۔شاید یہ تحریر بھی اُس کے سر کے اوپر سے گزر جائے گی، سُنی ان سُنی کر دے گا، ٹھنڈے دل سے غور کر نے کی زحمت تک گوارا نہیں کریگا۔ بلکہ عین ممکن ہے کہ معاذ اللہ ''پیٹ کا قفلِ مدینہ'' پر تنقید پراُتر آئے۔ایسے شخص کے بارے میں ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بالکل سچ فرمایا،''شِکَم سیر کو جب نصیحت کی جاتی ہے تو اُس کا ذِہن قَبول ہی نہیں کرتا۔''(نُزْھَۃُ الْمجالِس ،ج، ص) تو ایسا شخص نَفْس و شیطان کے مشورے کے مطابق نِت نئی لذّتوں کیلئے راہیں ہموار کرتا رہے گا اور انواع و اقسام کے کھانے بنانے کے طریقے معلوم کرنے کیلئے بازار سے کتابیں لاتااور مختلف حیلے بہانے سے لذیذ غذائیں منگا تا ، بار بار کھاتا،بیت الخلا ء کے خوب پھیرے لگاتا، جسم پر چربی چڑ ھا تا ، بدن بڑھاتا ، ڈاکٹروں کو اپنا بگڑا ہو اپیٹ دِکھاتا اور علاج پر پانی کی طرح پیسے بہاتا رہے گا۔حالانکہ اِس کی بیماریوں کا علاج خود اِس کے پاس موجود

ہے' اگرپیٹ کا قفلِ مدینہ لگا لے تو اَمراض و مُعالَجات اور ڈاکٹروں کے اخراجات سے نَجات پا سکتا ہے۔مگر جس نے اپنی زندگی کا اُصول '' خُورْدَن برائے زِیْسْتَن''یعنی '' جینے کیلئے کھانا '' کے بجائے''زِیس تَن برائے خُورْدَن ''یعنی '' کھانے کیلئے جینا ''کوبنا یا ہے۔ وہ نادان صحّت مند زندگی گزار ہی نہیں سکتا۔

پھول کی پتّی سے کٹ سکتا ہے ہِیرے کا جگر

مردِ ناداں پر کلامِ نَرْم و نازُک بے اثر

یا ربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تجھے ہمارے میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارَک بھوک اور اُس کیوجہ سے شکمِ اَطْہَر پر بندھے ہوئے با مقدَّس پتّھرِ مُنوَّر کا واسِطہ ہمیں کم کھانے ' کم سونے اور کم بولنے کی نعمتوں سے نواز دے۔ صَحابہ کرام علیہم الرضوان اور اولیائے عظام کی بھوک شریف کا صَدْقہ ہم سب کو بھی عافیّت والی بھوک اور پیٹ کا قفلِ مدینہ لگانے کی سعادت عطا فرما۔

الٰہی! پیٹ کا قفلِ مدینہ کر عطا ہم کو

کرم سے استِقامت کا خزینہ کر عطا ہم کو

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تصورِ مرشد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

عاشقِ اعلیٰ حضرت ،امیرِ اَہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی ، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد اِلیاس عطّار قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے ضیائے دُرود وسلام میں فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نقل فرماتے ہیں ''جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار بار دُرُودِ پاک پڑھے گا وہ اُس وقت تک نہیں مرے گا جب تک جنّت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔ (الترغیب والترھیب ،کتاب الذکر والدعاء ،رقم ۲۲ ،ج ۲ ،ص ۳۲۸ طبعۃ دار الفکر)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مرشِدِ کامل کے 26 مکی مدنی اوصاف

حُجَّۃُ الاسلام امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الوالی کامل مرشِد کے اوصاف یوں بیان فرماتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا نائب جس کو مرشِد بنایا جائے ، اس کیلئے یہ شرط ہے کہ وہ عالم ہو۔لیکن ہر عالم بھی مرشِدِ کامل نہیں ہوسکتا۔اس کام کے لائق وہی شخص ہوسکتا ہے۔جس میں چند مخصوص صِفات ہوں۔یہاں ہم اِجمالی طور پر چند اَوصاف بیان کرتے ہیں تاکہ ہر سَر پھرا یا گمراہ شخص مرشِد و رَہبر بننے کا دعویٰ نہ کرسکے۔

آپ فرماتے ہیں مرشدِ کامل وہی ہوسکتا ہے۔(۱)جو دنیا کی محبّت اور دُنیوی عزت و مرتبے کی چاہت سے منہ موڑ چکا ہواور(۲) ایسے کامل مرشِد سے بیعَت کرچکا ہو جس کا سلسلہ حضرت محمد مصطفیٰ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم تک پہنچتا ہو۔(۳) اس شخص نے رِیاضت کی ہو۔(۴) حضورِ اکرم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کے اَحکامات کی تعمیل کا مَظہر(یعنی اَحکاماتِ الٰہیہ کی بجاآوری کے ساتھ ساتھ سُنَنِ نبوّیہ کی پیروی کرنے اور کروانے کی بھی روشن نظیر) ہو، (۵) وہ شخص تھوڑا کھانا کھاتا ہو،(۶) تھوڑی نیند کرتا ہو۔(۷)زیادہ نمازیں پڑھتا ہو۔(۸)زیادہ روزے رکھتاہو۔(۹)خوب صَدَقہ و خیرات کرتا ہو۔(۱۰) اس کی طَبِیْعَتْ میں تمام اچھے اخلاق ہونے چاہئیں۔(۱۱) صَبْر۔(۱۲) شُکْر۔(۱۳)تَوَکُّل۔(۱۴)یقین۔(۱۵)سخاوت۔(۱۶)قَناعَت(۱۷)امانت۔(۱۸)حِلْم۔(۱۹)انکساری۔

(۲۰) فرمانبرداری (۲۱) سچائی۔(۲۲) حیائ۔(۲۳) وقار۔(۲۴)سُکون اور (۲۵) اسی قسم کے دیگر فضائل اس کی سیرت و کردار کا جُزو ہونا چاہئے۔(۲۶) اس شخص نے نبی کریم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کے انوار سے ایسا نور اور روشنی حاصل کی ہو جس سے تمام بُری خصلتیں مثلًا (1) کنجوسی، (۲)حَسَد،(۳)کینہ،(۴)جَلَن،(۵)لالچ،(۶)دنیاسے بڑی امیدیں باندھنا،(۷)غصّہ(۸)سَرکشی وغیرہ اس روشنی میں ختم ہوگئی ہوں۔

عِلْم کے سلسلے میں کسی کا محتاج نہ ہو، سوائے اس مخصوص عِلْم کے جو ہمیں پیغمبرِ اسلام صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم سے ملتا ہے۔ یہ مذکورہ اَوصاف کامل مرشِدوں یا پیرانِ طریقت کی کچھ نشانیاں ہیں۔جو رسولِ خداصلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی نائبی کے لائق ہیں۔ایسے مرشِدوں کی پیروی کرنا ہی صحیح طریقت ہے۔

امام غزالی علیہ الرحمۃ الوالی فرماتے ہیں۔ایسے پیر بڑی مشکل سے ملتے ہیں۔اگر یہ دولت کسی کو حاصل ہوئی اور یہ توفیق نصیب ہوئی کہ ایسا کامل مرشِد مل گیا اور وہ مرشِد اسے اپنے مریدوں میں شامل بھی کرلے تو اس مرید کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے مرشِد کاظاہری و باطنی اَدَب کرے۔(مجموعہ رسائل امام غزالی" ایھا الولد" ' خطبۃ الرسالۃ ' رقم ۲۶۳)

حضرت جُنید بَغدادی علیہ رَحمۃالھادی فرماتے ہیں' اللہ عَزَّوَجَلَّ جسے نیکی(یعنی مَدَنی ماحول) عطا فرمانا چاہتا ہے اسے اپنے بَرگزیدہ بندوں کی خدمت میں بھیج دیتا ہے۔
(شانِ اولیاء ' حضرت جُنید بغدادی ' علیہ الرحمۃ ' ص ۱۹۳)

مرشِدِ کامل کی تلاشیہ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کاخاص کرم ہے! کہ وہ ہر دَور میں اپنے پیارے مَحبوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی امت کی اصلاح کیلئے اپنے اَولیاء کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہ ضَرور پیدا فرماتا ہے۔جو اپنی مومِنانہ حکمت و فراست کے ذریعے لوگوں کو یہ ذہن دینے کی کوشش فرماتے ہیں مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے ۔(اِن شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ)

اَدَب کی ضَرورت

میٹھے میٹھے اسلامی بھا ئیو!اگر کوئی خوش نصیب مرشِدِ کامل کے دامن سے وابستہ ہو کر مرید ہونے کی سعادت پالے 'تو اسے چاہئے کہ اپنے مرشِد سے فیض پانے کیلئے پیکرِ اَدَب بن جائے۔اس لئے کہ طریقت کے تمام معاملات کا انحصار ادب پر ہے۔

قرآنِ پاک میں ارشاد ہوتاہے :یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اتَّقُوا اللّٰهَؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ (پ۲۶،الحجرٰت:۱)

(ترجمۂ قرآن کنزالایمان)اے ایمان والو! اللہ اور اسکے رسول سے آگے نہ بڑھو' اور اللہ سے ڈرو'بے شک اللہ سنتا جانتا ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿پ۲۶، الحجرات:۲﴾

(ترجمہ قرآن کنز الایمان)اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو، اُس غیب بتانے والے نبی کی آواز سے 'اور ان کے حضور بات چلّا کر نہ کہو، جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلّا تے ہوکہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہوجائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

بے اَدَبی کی نُحوست

تفسیر رُوحُ البیان میں ہے کہ پہلے زمانے میں جب کوئی نوجوان کسی بوڑھے آدمی کے آگے چلتا تھا تواللہ تعالیٰ اسے (اسکی بے اَدَبی کی وجہ سے)زمین میں دھنسا دیتا تھا۔

ایک اور جگہ نقل ہے کہ کسی شخص نے بارگاہِ رسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم میں عرض کی حضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم میں فاقہ کا شکار رہتاہوں۔تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ 'تو کسی بوڑھے(شخص) کے آگے چلا ہوگا۔(روح البیان پارہ ۱۷)

اس سے معلوم ہوا کہ بے اَدَبی دنیا وآخرت میں مَرْدُود کروادیتی ہے۔جیسا کہ ابلیس کی نولاکھ سال کی عبادت ایک بے اَدَبی کی وجہ سے برباد ہوگئی اور وہ مَرْدُود ٹھہرا۔

(۱)حضرت ابوعلی دقّاق علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں 'بندہ اِطاعت سے جنّت تک اور اَدَب سے خدا عَزَّوَجَلَّ تک پہنچ جاتا ہے ' (الرسالۃ القشیریۃ ، باب الادب ، ص ۳۱۶)

(۲)حضرت ذُوالنُّون مِصری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ 'جب کوئی مرید اَدَب کا خیال نہیں رکھتا ، تو وہ لوٹ کر وہیں پہنچ جاتا ہے جہاں سے چلا تھا۔(الرسالۃ القشیریۃ ، باب الادب ، ص ۳۱۹)

(۳) حضرت ا بنِ مبارَک علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ،ہمیں زیادہ عِلم حاصل کرنے کے مقابلے میں تھوڑا سا اَدَب حاصل کرنے کی زیادہ ضَرورت ہے۔(الرسالۃ القشیریۃ ،باب الادب ، ص ۳۱۷)

(۴) اعلیٰحضرت الشاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے ایک جگہ حضرت شَیخ سَعدی علیہ رحمۃ الہادی کے قولِ نصیحت کو بڑی اَہمیت دی۔

فرمایا!کیا وجہ ہے کہ مرید عالم فاضل اور صاحبِ شَرِیعَت و طریقت ہونے کے باوُجود(اپنے مرشِدِ کامل کے فیض سے) دامن نہیں بھر پاتا؟ غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ مدارس سے فارغ اکثر علمائے دین اپنے آپ کو پیرو مرشِد سے افضَل سمجھتے ہیں یا عمل کا غُرور اور کچھ ہونے کی سمجھ کہیں کا نہیں رہنے دیتی۔وگرنہ حضرت شَیخ سعدی علیہ رحمۃ الہادیکا مشورہ سنیں۔

مَدَنی مشورہ

فرماتے ہیں! بھر لینے والے کو چاہیئے کہ جب کسی چیز کے حاصل کرنے کا ارادہ کرے تو اگرچہ کمالات سے بھرا ہوا ہو۔مگر کمالات کو دروازے پر ہی چھوڑ دے (یعنی عاجزی اختیار کرے)اور یہ جانے کہ میں کچھ جانتا ہی نہیں۔خالی ہو کر آئیگا تو کچھ پائے گا' اور جو اپنے آپ کو بھرا ہوا سمجھے گا تو یاد رہے کہ بھرے برتن میں کوئی اور چیز نہیں ڈالی جاسکتی ۔ (انوار رضا ، امام احمد رضا اور تعلیمات تصو ف ، ص۲۴۲)

منقبت

مرشد تیرا سگ سنبھل جائے

مرشد تیرا سگ سنبھل جائے	اس سے پہلے کہ روح نکل جائے
سچی توبہ نصیب ہو جائے	اس سے پہلے کہ روح نکل جائے
تیرے صدقے میں مرشدی پیارے	کھوٹا سکہ بھی کاش چل جائے
سگ ہوں تیرا یا مرشدی عطار	وار کیسے کسی کا چل جائے
نفس و شیطان ہو گئے غالب	لو خبر جلد یہ سنبھل جائے
چست ہو جاوں کاش نیکی میں	نہ ہو غفلت، میری کسل جائے
کاش خوفِ خدا عزوجل سے رویا کروں	مرشدی میرا دل پگھل جائے
اشک بہتے رہیں ندامت سے	مرشدی میرا دل پگھل جائے

مدنی درس عشاء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قریب قریب آکر درس کی تعظیم کی نیّت سے ہوسکے تو دوزانو بیٹھ جایئے اگر تھک جائیں تو جسطرح آپ کو آسانی ہو اُسی طرح بیٹھ کر نگاھیں نیچی کیے توجُّہ کے ساتھ فیضانِ سُنّت کا دَرس سنئے کہ لاپرواھی کے ساتھ اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے، زمین پر اُنگلی سے کھیلتے ہوئے، لباس بدن یا بالوں وغیرہ کو سَہلاتے ہوئے سُننے سے اسکی بَرَکتیں زائل ہونیکا اندیشہ ہے۔

درود شریف کی فضیلت

سرکارِمدینہ، راحتِ قلب وسینہ، صاحبِ معطّرپسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے: "اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اسکی دَہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔" (اَلْفِرْدَوْس بمأثور الْخِطّاب ج۵ ص۲۷۷ حدیث ۸۱۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

356اولیائے کرام

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ منوّرہ سردارِ مکّہ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''اللہ تعالیٰ کے تین سو بندے رُوئے زمین پر ایسے ہیں کہ ان کے دل حضرت سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیۡہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام کے قلبِ اطہر پر ہیں۔ اور چالیس کے دل حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیم اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیۡہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام کے قلبِ اطہر پر ہیں۔اور سات کے دل حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خلیل اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیۡہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام کے قلبِ اطہر پر ہیں اور پانچ کے دل حضرتِ سیِّدُنا جبرائیل عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیۡہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام کے قلبِ اطہر پر ہیں۔ اور تین کے دل حضرتِ سیِّدُنا میکائیل عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیۡہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام کے قلبِ اطہر پر ہیں۔ ایک ان میں ایسا ہے جس کا دل حضرتِ سیِّدُنا اسرافیل عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیۡہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام کے قلبِ اطہر پر ہے۔ جب ان میں ''ایک'' وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ ''تین'' میں سے ایک کو مقرَّر فرماتا ہے اور اگر'' تین'' میں سے کوئی ایک وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ ''پانچ ''میں سے ایک کو اور اگر''پانچ '' میں سے کوئی ایک وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ ''سات'' میں سے ایک کو اور اگر ان ''سات'' میں کا کوئی ایک وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ ''چالیس ''میں سے ایک کواور اگر ان ''چالیس'' حضرات میں سے کوئی ایک وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی جگہ '' تین سو'' میں سے ایک کواور اگر ان '' تین سو''میں سے کوئی ایک وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ عام لوگوں میں سے کسی کو مقرَّر فرماتا ہے۔ان کے ذَرِیعے (وسیلے) سے زندَگی اور موت ملتی ، بارِش برستی، کھیتی اُگتی اور بلائیں دُور ہوتی ہیں حضرتِ سیِّدُنا ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اِستِفسار کیا گیا،''ان کے ذَرِیعے کیسے زندَگی اور موت ملتی ہے؟''فرمایا،''وہ اللہ تعالیٰ سے اُمّت کی کثرت کا سُوال کرتے ہیں تواُمّت کثیر ہو جاتی ہے اور ظالِموں کے لیے بددُعا کرتے ہیں تو اُن کی طاقت توڑ دی جاتی

ہے، وہ دعا کرتے ہیں تو بارش برسائی جاتی، زمین لوگوں کے لیے کھیتی اُگاتی ہے، لوگوں سے مختلف قسم کی بلائیں ٹال دی جاتی ہیں۔ (حلیۃالاولیاء ج۱ ص۴۰ حدیث ۱۲) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

اَبدال

حضرتِ سیّدُنا امام محمد بن علی حکیم ترمذی رَحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، حضرتِ سیّدُنا ابو دَرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، بے شک انبیاء عَلَیْہِم الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام زمین کے اَوتاد تھے جب سلسلہ ءِ نُبُوَّت ختم ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اُمّتِ احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم میں سے ایک قوم کو اُن کا نائب بنایا جنہیں اَبدال کہتے ہیں، وہ حضرات (فَقَط) روزہ و نَماز اور تسبیح وتقدیس میں کثرت کی وجہ سے لوگوں سے افضل نہیں ہوئے بلکہ اپنے حُسنِ اَخلاق، وَرَع و تقویٰ کی سچّائی، نیّت کی اچھّائی، تمام مسلمانوں سے اپنے سینے کی سلامتی، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لیے حِلم، صَبر اور دانشمندی، بغیر کمزوری کے عاجِزی اور تمام مسلمانوں کی خیر خواہی کی وجہ سے افضل ہوئے ہیں۔ پس وہ انبیاء عَلَیْہِم الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے نائب ہیں۔ وہ ایسی قوم ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی ذاتِ پاک کے لئے مُنتَخَب اور اپنے عِلْم اور رِضا کے لئے خاص کر لیا ہے۔ وہ 40 صِدّیق ہیں، جن میں سے 30 رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے خلیل حضرتِ سیّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے یقین کی مِثل ہیں۔ ان کے ذَریعے (وسیلے) سے اَہلِ زمین سے بلائیں اور لوگوں سے مصیبتیں دُور ہوتی ہیں ان کے ذَرِیعے سے ہی بارِش ہوتی اور رِزق دیا جاتا ہے ان میں سے کوئی اُسی وَقت فوت ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ اس کی جانشینی کیلئے کسی کو پروانہ دے چکا ہوتا ہے۔ وہ کسی پر لعنت نہیں بھیجتے، اپنے ماتحتوں کو اَذِیّت نہیں دیتے، اُن پر دست درازی نہیں کرتے، اُنہیں حقیر نہیں جانتے، خود پر فوقیّت رکھنے والوں

سے حسد نہیں کرتے، دنیا کی حرِص نہیں کرتے، دِکھاوے کی خاموشی اختیار نہیں کرتے، تکبُّر نہیں کرتے اور دکھاوے کی عاجِزی بھی نہیں کرتے۔

وہ بات کرنے میں تمام لوگوں سے اچّھے اور نَفْس کے اعتِبار سے زیادہ پرہیزگار ہیں، سخاوت ان کی فِطرت میں شامِل ہے، اَسلاف نے جن (نامناسِب) چیزوں کو چھوڑا اُن سے محفوظ رَہنا ان کی صِفَت ہے اُن کی یہ صِفَت جدا نہیں ہوتی کہ آج خَشِیَّت کی حالت میں ہوں اور کل غفلت میں پڑے ہوں بلکہ وہ اپنے حال پر ہیشگی اِختیار کرتے ہیں، وہ اپنے اوراپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے درمیان ایک خاص تعلّق رکھتے ہیں، انھیں آندھی والی ہوا اور بے باک گھوڑے نہیں پہنچ سکتے، اُن کے دل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خوشی (رِضا) اور شوق میں آسمان کی طرف بُلند ہوتے ہیں پھر (پارہ اٹھائیسواں سورۃُ المُجادَلۃ کی) آیت (نمبر ۲۲) تِلاوت فرمائی

أُولَٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾ (ترجَمہ کنزالایمان: ''یہ اللہ عزوجل کی جماعت ہے، سُنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے'') راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: ''اے ابو دَرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ! جو کچھ آپ نے بیان فرمایا اس میں کون سی بات مجھ پر بھاری ہے؟ مجھے کیسے معلوم ہوگا کہ میں نے اُسے پا لیا؟'' فرمایا: ''آپ اِس کے درمیانے دَرَجے میں اُس وَقت پہنچیں گے جب دُنیا سے بُغض رکھیں گے اور جب دنیا سے بُغض رکھیں گے تو آخِرت کی مَحَبَّت اپنے قریب پائیں گے اور آپ جتنا دُنیا سے زُہد (بے رغبتی) اِختیار کریں گے اُتنا ہی آپ کو آخِرت سے مَحَبَّت ہو گی اور جتنا آپ آخِرت سے مَحَبَّت کریں گے اُتنا ہی اپنے نَفْع اور نقصان والی چیزوں کو دیکھیں گے۔ (مزید فرمایا) جس بندے کی سچی طلب علمِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں ہوتی ہے اس کو قَول و فعل کی دُرُستی عطا فرمادیتا اور اپنی حفاظت میں لے لیتا ہے۔ اس کی تصدیق اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب (قرآنِ مجید) میں موجود ہے پھر (پارہ چودھواں سورۃُ النَّحل کی) یہ آیت (نمبر ۱۲۸) تلاوت فرمائی:۔

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِیْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ (۱۲۸)

(ترجمہ کنزالایمان: ''بے شک اللہ ان کے ساتھ ہے جو ڈرتے ہیں اور جو نیکیاں کرتے ہیں۔'' (پ۱۴ النحل ۱۲۸) (مزید فرمایا) جب ہم نے اس (قرآنِ مجید) میں دیکھا تو یہ پایا کہ اللہ تعالیٰ کی مَحَبَّت اور اس کی رِضا کی طلب سے زیادہ لذّت کسی شے میں حاصل نہیں ہوتی (نَوادرُالاصول لِلحکیم الترمذی ص۱۸۱) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

نہ پوچھ ان خرِقہ پوشوں کی عقیدت ہے تو دیکھ ان کو
یدِ بَیضاء لئے ہیں اپنی اپنی آستینوں میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَہکے مَہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں۔ (اپنے یہاں کے ہفتہ وار اجتِماع کا اعلان اس طرح کیجئے مثلاً بابُ المدینہ کراچی والے کہیں) ہر جُمعرات کو فیضانِ مدینہ مَحَلّہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی میں مغرِب کی نَماز کے بعد ہونے والے سنّتوں بھرے اجتِماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی اِلتجاء ہے۔ عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافِلوں میں سنّتوں کی تربیّت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کی یکم تاریخ کو اپنے یہاں کے ذمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔ ہر اسلامی بھائی اپنا یہ مَدَنی ذِہن بنائے کہ مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش کرنی ہے۔ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشِش کیلئے مَدَنی اِنعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش کیلئے مَدَنی قافِلوں میں سفر کرنا ہے۔ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو